(Knowledge, Understanding & A

سوالات پر مشتمل منفرد اور معیاری کتاب

KNOWLEDGE, UNDERSTANDING,

ب کیے گئے سوالات پر مشتمل اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

جوابا

9

مۃُ

[مختصر]

لمجیدِ

نہم

پیش لفظ

کسی قوم کے نظامِ تعلیم میں نصاب کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ نصابِ تعلیم قوم کی امنگوں کا ترجمان اور تمناؤں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ پھر یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ نوجوان نسل بالخصوص طلبہ ہی قوم کا اصل سرمایہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا طلبہ کی بہتر تربیت نصابِ تعلیم پر منحصر ہوتی ہے۔ حال ہی میں حکومت نے طلبہ وطالبات کو قرآنی تعلیمات سے روشناس کروانے کے لیے **"ترجمۃ القرآن المجید"** کے نام سے ایک نیا مضمون نصاب کا حصہ بنایا ہے۔ حکومت کا یہ اقدام بہت مستحسن ہے کیوں کہ قرآن مجید ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے اور اس کتاب پر عمل دنیا و آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔ اس مضمون کے نصاب میں شامل کرنے سے طلبہ وطالبات قرآنی تعلیمات سے آگاہ ہوں گے اور انھیں اپنی زندگیاں قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے میں مدد ملے گی۔

کتب خانہ اُردو بازار، لاہور فروغِ علم کے لیے گزشتہ نصف صدی سے سرگرمِ عمل ہے اور حکومت کے شانہ بشانہ تعلیمی عمل میں مثبت کردار ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ ادارہ ہٰذا نے اپنی تمام درسی و امدادی کتب نئے تعلیمی نظام اور جدید طرزِ امتحان کے مطابق مرتب کی ہیں تاکہ طلبہ ان کتب کے مطالعہ سے اعلیٰ نمبروں کے ساتھ امتحان میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ادارے کی شائع کردہ تمام امدادی کتب کو خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ زیرِ نظر کتاب **امتحانی ترجمۃ القرآن المجید** جماعت نہم اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

کتاب کی خصوصیات

☆ کتاب محکمہ تعلیم کے نئے طرزِ امتحان کے عین مطابق سادہ اور عام فہم انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

☆ منتخب آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ دیا گیا ہے۔ لفظی ترجمہ کے لیے حافظ نذر احمد کے ترجمۃ القرآن سے استفادہ کیا گیا ہے اور

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات
7	تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب
8	عمومی ہدایات برائے اساتذہ کرام
8	امتحانی پرچہ مرتب کرنے بارے ہدایات
9	محکمہ تعلیم کا جاری کردہ ماڈل پیپر برائے جماعت نہم
12	نمبروں کی تقسیم ، حاصلاتِ تعلّم
13	سُوْرَةُ مَرْيَمَ (تعارف، مضامین، علمی و عملی نکات)
16	سُوْرَةُ مَرْيَمَ: متن وترجمہ
17	مشقی سوالات کے جوابات
21	معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)
28	سُوْرَةُ طٰهٰ

صفحہ نمبر	عنوانات
52	مشقی سوالات کے جوابات
55	معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)
59	سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ (تعارف، مضامین، علمی و عملی نکات)
61	سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ: متن وترجمہ
64	مشقی سوالات کے جوابات
66	معروضی سوالات (کثیر الانتخابی، مختصر جوابی سوالات)
71	سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ (تعارف، مضامین، علمی و عملی نکات)

تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب

1. قرآنِ مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔
2. قرآنِ مجید کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ (اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھنی چاہیے۔
3. تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔
4. تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں موجود ہونی چاہیے۔
5. تلاوت آہستہ اور بلند آواز دونوں طرح سے کی جا سکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز سے تلاوت کرتے ہوئے کسی کے آرام یا کام میں خلل نہ پڑے۔
6. سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ کرنا چاہیے۔ ہمیں سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے چاہییں۔

محکمہ تعلیم کا جاری کردہ ماڈل پیپر برائے جماعت نہم (حل شدہ)

کل نمبر: 10 وقت: 15 منٹ

حصہ اوّل (معروضی)

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔ 10×1=10

1. نجاشی کے دربار میں تلاوت کی گئی:
(الف) سورۃ یٰسٓ کی (ب) سورۃ الرحمٰن کی (ج) سورت مریم کی (د) سورۃ الحج کی

2. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورت کو سن کر اسلام قبول کیا:
(الف) سورۃ العنکبوت کو (ب) سورۃ الاحزاب کو (ج) سورۃ لقمان کو (د) سورۃ طٰہٰ کو

3. سورۃ الفرقان میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی پہلی صفت ہے:
(الف) عاجزی (ب) بہترین تجارت (ج) علم (د) مال داری

4. نماز روکتی ہے:
(الف) بے حیائی سے (ب) تجارت سے (ج) سیاست سے (د) سیر و سیاحت سے

5. چیونٹی کا ذکر ہے:
(الف) سورۃ النمل میں (ب) سورۃ النحل میں (ج) سورۃ الفرقان میں (د) سورۃ الروم میں

ii وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِیْنَ
یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝ (الفرقان:63،64)

ترجمہ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔ اور جو راتیں گزارتے ہیں اپنے ربّ کے لیے سجدے اور قیام کرتے ہوئے۔

iii قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝
(طٰہٰ:25تا28)

ترجمہ (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے ربّ! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

iv وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝
اُولٰٓىِٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۝ (الفرقان:74،75)

ترجمہ اور جو دُعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں عطا فرما ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں (جنت میں) بالاخانے عطا کیے جائیں گے ان کے صبر کے بدلہ میں اور ان کا وہاں دُعا اور سلام سے استقبال کیا جائے گا۔

v قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ
وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الاحقاف:15)

ترجمہ: کہنے لگا اے میرے ربّ! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور

سُوْرَۃُ مَرْیَمَ

سوال 1: سورۂ مریم کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سورۂ مریم کا تعارف

سورۂ مریم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس سورت میں چھے (6) رکوع اور اٹھانوے (98) آیات ہیں۔ اس سورت میں حضرت مریم علیہا السلام کا تفصیلی ذکر ہے، اس لیے اس کا نام ''سورۂ مریم'' رکھا گیا ہے۔ سورۂ مریم اس زمانے میں نازل ہوئی جب مشرکین مکہ مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے تو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔

ہجرت حبشہ

مکہ مکرمہ میں اسلام کی دعوت کی مخالفت کے نتیجے میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر کفار کا ظلم حد سے گزر گیا تو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے محسوس کیا کہ ایسے سخت حالات میں مسلمانوں کے لیے یہاں زندگی بسر کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ لہٰذا آپ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ حبشہ، براعظم افریقہ کا ایک ملک تھا۔ جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو وہاں ایک عیسائی حکمران تھا، جس کا لقب نجاشی تھا۔ نجاشی بہت رحم دل اور عادل بادشاہ تھا، وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا۔ نجاشی کا اصل نام ''اَصْحَمَہ'' تھا۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اجازت سے گیارہ مردوں اور چار خواتین نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شامل تھیں۔ نبوت کے پانچویں سال یہ حبشہ کی

مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔

سوال 3: سورۂ مریم کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سورۂ مریم کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1. اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہر حال میں اس سے دعا مانگتے رہیں۔ (سورۂ مریم:04)
2. کسی نبی کی معجزانہ پیدائش انھیں اللہ یا اللہ کا بیٹا نہیں بناتی بلکہ یہ ان کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔ (سورۂ مریم:35)
3. اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو تسبیح کرنے اور کتاب کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا۔ (سورۂ مریم:12)
4. نرم دلی، پاکیزگی اور پرہیزگاری انبیا کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ (سورۂ مریم، 13)
5. والدین سے حُسنِ سلوک انبیا کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ (سورۂ مریم، 14)
6. اللہ تعالیٰ فطری اسباب کا پابند نہیں ہے۔ (سورۂ مریم، 21)
7. حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا پنگھوڑے میں کلام کرنا اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے۔ (سورۂ مریم، 30)
8. تمام انبیا کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ (سورۂ مریم، 35، 36)
9. ہمیں اپنے بڑوں کو نہایت اَدب اور احترام سے نیکی کی دعوت دینی چاہیے اور انھیں بُرائی سے منع کرنا چاہیے۔ (سورۂ مریم، 42، 45)
10. ہمیں اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے دُعا کرنی چاہیے۔ (سورۂ مریم، 48)
11. ہمیں وعدہ پورا کرنا چاہیے کیوں کہ یہ انبیا کرام علیہم السلام اور نیک لوگوں کی صفت ہے۔ (سورۂ مریم، 54)
12. نماز کو ضائع کرنے والے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے گمراہی سے دوچار ہوں گے۔ (سورۂ مریم، 59)
13. توبہ کرنے والوں، ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کا صلہ جنت میں داخلہ ہے۔ (سورۂ مریم، 60)

وَاِنَّ	اللّٰہَ	رَبِّيْ	وَرَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوْهُ	هٰذَا	صِرَاطٌ	مُّسْتَقِيْمٌ۝
اور بے شک	اللہ	میرا رب	اور تمھارا رب	پس اس کی عبادت کرو	یہ	راستہ	سیدھا

اور بے شک اللہ میرا اور تمھارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

دعائیں

فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۔ (سورۂ مریم:5) ترجمہ: تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۔ (سورۂ مریم:6) ترجمہ: اور اے میرے رب! اس کو پسندیدہ (انسان) بنا۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اِنِّيْ	بے شک میں	عَبْدُاللّٰهِ	اللہ کا بندہ
مُبٰرَكًا	بابرکت	اَيْنَ مَا	جہاں کہیں بھی
اَلصَّلٰوةُ	نماز	اَلزَّكٰوةُ	زکوٰۃ
مَادُمْتُ	جب تک میں رہوں	بَرًّا	نیکی کرنے والا
جَبَّارًا	سرکش	شَقِيًّا	بدبخت
عَلَيَّ	مجھ پر	اُبْعَثُ	میں اُٹھایا جاؤں

ii- وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّاO (۳۳)

ترجمہ: اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا۔

iii- ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ O (۳۴)

ترجمہ: یہ مریم (علیہا السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں یہی سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

iv- وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌO (۳۶)

ترجمہ: اور بے شک اللہ میرا اور تمھارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

سوال 5: تفصیلی جواب دیجیے۔

i- سُوْرَةُ مَرْيَمَ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال 1، 2

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مبارک زندگی سے علم و عمل کی جو باتیں معلوم ہوتی ہیں، انھیں تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مبارک زندگی سے علم و عمل کی باتیں:

1- اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

2- حالات خواہ جیسے بھی ہوں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ کبھی نہ چھوڑیں۔

3- اپنی تمام حاجات کے لیے صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دُعا مانگیں۔

4- والدین سے حُسن سلوک سے پیش آئیں۔

5- حضرت اسحٰق علیہ السلام: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر مبارک ایک سو(100) سال اور آپ علیہ السلام کی اہلیہ حضرت سارہ کی عمر نوے(90) برس ہوئی تو ان کے ہاں حضرت اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی اور آپ علیہ السلام کی اولاد بنو اسحٰق کہلاتی ہے۔ بعد ازاں بنی اسرائیل میں جتنے بھی نبی پیدا ہوئے سب آپ علیہ السلام ہی کی نسل سے تھے۔

6- حضرت یعقوب علیہ السلام: آپ علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کے صاحب زادے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ آپ علیہ السلام کا نام قرآن مجید کی دس (10) سورتوں میں تقریباً سولہ (16) بار آیا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، آپ علیہ السلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ علیہ السلام کے باپ، دادا، خود اور بیٹے سب نبی تھے۔

7- حضرت زکریا علیہ السلام: حضرت زکریا علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی اہلیہ اور حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ آپس میں بہنیں تھیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں اولاد سے نوازا تھا۔

8- حضرت موسیٰ علیہ السلام: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام عمران تھا۔ آپ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں میں سے ایک ہیں۔ آپ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی مقدس کتاب تورات نازل فرمائی۔ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے کوہ طور پر کلام فرمایا کرتے تھے۔

9- حضرت ادریس علیہ السلام: آپ علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام کے بعد نبوت کے جلیل القدر منصب پر فائز ہوئے۔ آپ علیہ السلام کی ولادت بابل یا مصر کے شہر منفیس میں ہوئی۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے دنیا میں لوگوں کو سب سے پہلے لکھنے پڑھنے کی تعلیم دی۔ قرآن مجید مین دو مرتبہ (سورۃ مریم اور سورۃ القصص میں) آپ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

10- حضرت عیسیٰ علیہ السلام: آپ علیہ السلام کی بغیر باپ کے معجزانہ ولادت ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی والدہ کا نام حضرت مریم علیہا السلام ہے۔ آپ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتاب انجیل عطا فرمائی۔ آپ علیہ السلام گلی کوچوں میں چل پھر کر لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے تھے۔

19- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کلام مجید میں سے کچھ سنانے کی فرمائش کی:

(A) کفارِ مکہ نے (B) مسلمانوں نے (C) درباریوں نے (D) نجاشی نے

20- حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے دربار میں تلاوت کی:

(A) سُوْرَةُ مَرْيَمَ کی آیات کی (B) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیات کی

(C) سُوْرَةُ الْمَآئِدَة کی آیات کی (D) سُوْرَةُ یٰسٓ کی آیات کی

21- سُوْرَةُ مَرْيَمَ کی آیات کی تلاوت کا کیا اثر ہوا؟

(A) کفارِ مکہ نے شور کیا (B) عیسائی ناراض ہوئے

(C) نجاشی اور اس کے درباری رونے لگے (D) مسلمانوں کو دربار سے نکال دیا

22- سُوْرَةُ مَرْيَمَ کی آیات کی تلاوت سن کر نجاشی نے کہا کہ:

(A) یہ کلام اور انجیل ایک ہی چراغ کی روشنیاں ہیں (B) اس کلام اور انجیل میں بہت فرق ہے

(C) یہ کلام برحق ہے (D) اس کلام میں بہت اثر ہے

23- نجاشی نے مسلمانوں کے بارے میں فیصلہ کیا:

(A) واپس مکہ بھیج دیا (B) واپس کرنے سے انکار کر دیا

(C) ان کو درباری بنالیا (D) ان کو سزا دینے کا فیصلہ کیا

24- حبشہ میں مسلمانوں کی دعوت سے مسلمان ہوا:

(A) نصرانی (B) پادری (C) نجاشی (D) جادوگر

25- توحید، رسالت اور آخرت کا بیان مرکزی مضمون ہے:

(A) سُوْرَةُ الْحَجِّ کا (B) سُوْرَةُ مَرْيَمَ کا (C) سُوْرَةُ الْفَلَقِ کا (D) سُوْرَةُ النَّصْرِ کا

9- حبشہ کی طرف پہلی ہجرت میں کتنے لوگ تھے؟

جواب: حبشہ کی طرف پہلی ہجرت میں گیارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔

10- حبشہ کی پہلی ہجرت میں کون سے میاں بیوی بھی شامل تھے؟

جواب: حبشہ کی پہلی ہجرت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔

11- حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کب ہوئی؟

جواب: حبشہ کی طرف پہلی ہجرت نبوت کے پانچویں سال ہوئی۔

12- مکہ کے کافر نجاشی کے پاس تحفے لے کر کیوں گئے؟

جواب: مسلمان امن کی تلاش میں حبشہ پہنچے لیکن مکہ کے کافروں سے یہ بات برداشت نہ ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان کہیں بھی چین اور سکون سے نہ رہیں۔ لہٰذا انھوں نے قیمتی تحفے دے کر اپنے کچھ لوگوں کو نجاشی کے پاس بھیجا تاکہ نجاشی مسلمانوں کو ان کے حوالے کر دے۔

13- مکہ کے کافروں نے نجاشی سے کیا کہا؟

جواب: مکہ کے کافروں نے نجاشی سے کہا کہ ہمارے علاقے سے چند نا سمجھ لوگ بھاگ کر یہاں آ گئے ہیں، انھوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے۔ وہ آپ کے دین کے بھی خلاف ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔

14- نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بلا کر کیا کہا؟

جواب: نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں بلایا اور ان سے کچھ سوالات کیے۔

15- نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ایام جاہلیت کی اپنی حالت کس طرح بیان کی؟

جواب: حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے دربار میں بڑی پر اثر تقریر کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ گناہوں کے عادی تھے اور پڑوسیوں کا حق مارتے تھے۔ جو طاقت ور

33- ہمیں کس طرح قرآن مجید میں غور و فکر کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں عربی زبان سیکھ کر قرآن مجید میں غور و فکر کرنا چاہیے۔

34- ماں کی گود میں بات کرنے والے بچوں کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ماں کی گود میں جن بچوں نے بات کی ان میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں"۔

35- معراج کی شب جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کیا فرمایا؟

جواب: معراج کی شب جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا: ''خوش آمدید! نیک نبی، نیک بھائی''۔

36- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''ان کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ و سفید تھا، وہ ایسے لگتے تھے، جیسے ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں''۔

37- قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: وہ (بچہ) بول اٹھا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں۔

38- ترجمہ لکھیں۔ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا

جواب: ترجمہ: اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

39- وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں۔

40- وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا کا ترجمہ لکھیں۔

کرنے، فرعون اور اس کے لشکر کے ہلاک ہونے، بنی اسرائیل کا اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں کی ناشکری کرنے، سامری کا سونے سے ایک بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام پر اظہار غضب کرنے وغیرہ کا ذکر ہے۔

5- حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ

حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ بیان کر کے قریش کو بتانا مقصود ہے کہ تم جس راستے پر چل رہے ہو وہ شیطان کا راستہ ہے جب کہ آدمی کا صحیح راستہ یہ ہے کہ وہ اپنے باپ آدم علیہ السلام کی پیروی کرے۔ اسے شیطان نے بہکا دیا تھا لیکن جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے صاف صاف اس کا اعتراف کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی۔ دوسری طرف اگر کوئی شخص شیطان کی پیروی کرتا ہے اور نصیحت کے باوجود اپنی غلطی پر ڈٹا رہتا ہے تو شیطان کی طرح تنہا اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

6- اہلِ حق کو صبر کی تلقین

سُوْرَۃُ طٰهٰ کے آخر میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر اور انکار پر فوراً نہیں پکڑتا بلکہ مہلت دیتا ہے۔ اس لیے حق والوں کو صبر کے ساتھ دین کی دعوت کا کام کرتے رہنا چاہیے اور حق کا انکار کرنے والوں کے معاملے میں جلد بازی اور بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

سوال 2: سُوْرَۃُ طٰهٰ کے علمی و عملی نکات بیان کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ طٰهٰ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1- اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے دنیا میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ (سُوْرَۃُ طٰهٰ :8)

2- اپنی خواہش کی اتباع ہلاکت کا باعث ہے۔ (سُوْرَۃُ طٰهٰ :16)

3- دشمن کا موسیٰ علیہ السلام کی پرورش و نگرانی کرنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔ (سُوْرَۃُ طٰهٰ :39)

4- دنیا و آخرت کی سلامتی ان کے لیے ہے جو ہدایت کی پیروی کریں۔ (سُوْرَۃُ طٰهٰ :47)

دُعائیں

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ O وَيَسِّرْ لِيْٓ أَمْرِيْ O

ترجمہ: اے میرے ربّ! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان بنادے۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ O يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ O (سُوْرَةُ طٰهٰ: 25تا28)

اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۔ (سُوْرَةُ طٰهٰ: 114) ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معنٰی	الفاظ	معنٰی
صَدْرِيْ	میرا سینہ	اِشْرَحْ	کھول دے
اُحْلُلْ	کھول دے	يَسِّرْ	آسان کردے
اَخِيْ	میرا بھائی	لِسَانِيْ	میری زبان
اَزْرِيْ	میری کمر	اُشْدُدْ	مضبوط کردے
نُسَبِّحَكَ	ہم تیری تسبیح بیان کریں	كَيْ	تاکہ
قَدْ	یقیناً	بَصِيْرٌ	خوب دیکھنے والا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ی بڑا معجزہ ہے:

و ٹکڑے ہونا (ج) واقعہ معراج (د) قرآن مجید

ن (ج) قیامت کے دن (د) حج کے دن

iii- صبر و تحمل کا iv- قرآن مجید v- قیامت کے دن

روف مقطعات پر رکھے گئے ہیں۔ اس سورت کا آغاز حروف مقطعات میں
ت کا نام "طٰہٰ" رکھا گیا ہے۔

تفصیلی تذکرہ پھر توحید، رسالت اور آخرت کا بیان" ہے۔

دایت کی پیروی کریں۔ (سُوْرَۃُ طٰہٰ :47)

دن بہت پچھتائیں گے۔ (سُوْرَۃُ طٰہٰ :100)

...تحریر کیجیے۔

...ی زندگی کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جو درج ذیل ہیں:

...رورش کا زمانہ۔

...ب علیہ السلام کے پاس رہنا۔

...ب تنازعوں کا زمانہ۔

...ی کا زمانہ۔

...ں کا زمانہ۔

...ی اسرائیل کے واقعات کو کثرت سے بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں

...کرہوا ہے۔ آپ علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

...پ علیہ السلام کو نبوت و رسالت کے عظیم منصب کے ساتھ ساتھ کتاب مقدس

اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کہاں کا ارادہ ہے؟ کہنے لگے، اسلام کے بانی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ ایسا کرنے پر بنو ہاشم اور بنو زہرہ سے تم کیسے بچ سکو گے؟ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم بھی اپنے دین کو چھوڑ چکے ہو۔ بنو زہرہ کے اس شخص نے کہا کہ میں تم کو اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات بتلاتا ہوں کہ تمھاری بہن فاطمہ اور بہنوئی بھی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سے زیادہ غضبناک ہو کر سیدھے بہن کے گھر پہنچے اور مار پیٹ شروع کر دی، دونوں کو زخمی کر دیا مگر جب دیکھا کہ وہ تو اسلام کی حقانیت پر ڈٹے ہوئے ہیں تو ٹھنڈے ہو گئے اور وہ کتاب مانگی جو وہ پڑھ رہے تھے۔ بہن نے کہا پہلے غسل کرو پھر اس پاک کلام کو ہاتھ لگاؤ۔ ایک طرف حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کی دعا اور دوسری طرف بہن اور بہنوئی کا اسلام پر مضبوط عقیدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب و ذہن کو متاثر کیے جا رہا تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی خواہش کی۔ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس وقت کوہ صفا کے مقام میں تشریف فرما تھے، وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دربار رسالت میں پیش کیا گیا۔ وہاں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے۔ اس موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **سُوْرَۃُ طٰہٰ میں موجود علم میں اضافے کی دعائیں طلبہ کو یاد کرائی جائیں۔**

جواب: عملی کام۔

☆ **ایمان کے راستے میں آنے والی مشکلات پر طلبہ کو صبر کی تلقین کیجیے۔**

جواب: عملی کام۔

☆ **حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے معجزات کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔**

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات: اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے جن میں سے دو یہ ہیں:

15- ہم سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرواتا چاہتا ہے:

(A) جن (B) فرشتہ (C) نفس (D) شیطان

16- اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں رکھا ہے:

(A) نافرمانی کرنا (B) شیطان کا کہا ماننا (C) شرم وحیا (D) گناہ کرنا

17- ہمارے لیے عبرت کے نشانات ہیں:

(A) سابقہ قوموں کے کھنڈرات (B) بارشوں کا رکنا (C) سیلابوں کا آنا (D) فصل وپھلوں میں کمی ہونا

18- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے:

(A) چاند سے باتیں کرنا (B) چاند کے دو ٹکڑے کرنا (C) گناہوں سے بچنا (D) قرآن مجید

جوابات:

(A) -1	(D) -2	(A) -3	(D) -4	(B) -5	(C) -6	(D) -7	(A) -8	(B) -9	(D) -10
(A) -11	(A) -12	(C) -13	(B) -14	(D) -15	(C) -16	(A) -17	(D) -18		

❁ مختصر جوابی سوالات

1- سُوْرَۃُ طٰہٰ مکی ہے یا مدنی نیز اس کی کتنی آیات ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ طٰہٰ مکی سورت ہے۔ اس میں ایک سو پینتیس (135) آیات ہیں۔

2- سُوْرَۃُ طٰہٰ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ طٰہٰ ان سورتوں میں سے ہے جن کے نام حروف مقطعات پر رکھے گئے ہیں۔ اس سورت کا آغاز حروف مقطعات میں سے ''طٰہٰ'' سے ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام ''طٰہٰ'' رکھا گیا ہے۔

3- سُوْرَۃُ طٰہٰ کے پانچ رکوعوں میں کیا بیان ہوا ہے؟

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ

سوال 1: سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ کا تعارف

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس میں سات (7) رکوع اور ایک سو بارہ (112) آیات ہیں۔

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ میں پچھلے انبیا کرام علیہم السلام کی نبوت کا حوالہ دے کر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورۃ الانبیاء'' ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ کی فضیلت

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ ان سورتوں میں شمار ہوتی ہے جن کے بارے میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا قدیم مال اور قیمتی اثاثہ ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن: 4731)

دوسری مکی سورتوں کی طرح سورۃ الانبیاء میں بھی توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔ اس سورۃ کے آغاز میں ہی کافروں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ حساب کی گھڑی بالکل سر پر آ چکی ہے لیکن یہ اپنی ہی سرکشی اور طغیانی میں الجھے پڑے ہیں کہ عنقریب ایک بڑا عذاب ان کو آن پہنچے گا۔

اس سورۃ میں جلیل القدر انبیا کرام حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیم و دعوت اور ان کے جھٹلانے والوں کے انجام کی طرف اشارہ ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ ان تمام انبیا کرام علیہم السلام کی دعوت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور پیغام حق کو ان تک پہنچانا تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مخالفت کرنے

قیامت کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر زندگی نہیں گزارنی چاہیے۔
(سورۃ الانبیاء:1)

2- جو بات ہم نہیں جانتے وہ ہمیں علم رکھنے والوں سے پوچھ لینی چاہیے۔ (سورۃ الانبیاء:7)

3- اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا محض کھیل تماشا کے لیے نہیں بلکہ بامقصد طور پر پیدا فرمائی ہے۔ (سورۃ الانبیاء:16،17)

4- اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق کو باطل سے ٹکرا کر باطل کا سر کچل دیتا ہے۔ (سورۃ الانبیاء:18)

5- اس کائنات میں اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو زمین اور آسمان میں فساد برپا ہو جاتا۔ (سورۃ الانبیاء:22)

6- ہر شخص اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ (سورۃ الانبیاء:23)

7- اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا انکار کرنے کی سزا جہنم ہے۔ (سورۃ الانبیاء:29)

8- انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم مجھ سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔ (سورۃ الانبیاء:37)

9- اللہ تعالیٰ کے پیغام کو نہ سننا بہرہ ہونے کے برابر ہے۔ (سورۃ الانبیاء:45)

10- قیامت کے دن رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو اسے اس کا صلہ دیا جائے گا۔ (سورۃ الانبیاء:48)

11- پرہیزگار بن دیکھے رب سے ڈرتے ہیں اور خوف قیامت رکھتے ہیں۔ (سورۃ الانبیاء:49)

12- کفر و سرکشی اور غفلت کا انجام شرمندگی ہے۔ (سورۃ الانبیاء:65)

13- ہمیں مشکلات میں اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہیے کیوں کہ وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الانبیاء،83)

الْخُلْدَ	اَفَاۡئِنْ	مِّتَّ	فَهُمُ	الْخٰلِدُوْنَ○	كُلُّ نَفْسٍ	ذَآئِقَةُ	الْمَوْتِ
ہمیشہ رہنا	کیا پس اگر	آپ انتقال فرما جائیں	تو وہ	ہمیشہ رہیں گے	ہر جان	چکھنا	موت

ابدی زندگی نہیں دی تو اگر آپ انتقال فرما جائیں تو کیا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے

وَنَبْلُوْكُمْ	بِالشَّرِّ	وَالْخَيْرِ	فِتْنَةً	وَاِلَيْنَا	تُرْجَعُوْنَ○
اور ہم تمھیں مبتلا کرتے ہیں	برائی کے ساتھ	اور بھلائی	آزمائش	اور ہماری ہی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے

اور ہم تمھیں برائی اور بھلائی میں آزمائش کے لیے مبتلا کرتے ہیں اور تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

دُعائیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ (سورۃ الانبیاء:87)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو پاک ہے بے شک میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ○ (سورۃ الانبیاء:89)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معنیٰ	الفاظ	معنیٰ
فَفَتَقْنٰهُمَا	پھر ہم نے ان دونوں کو الگ کیا	رَتْقًا	ملے ہوئے
اَنْ تَمِيْدَ	کہ وہ ہلنے نہ لگے	رَوَاسِيَ	پہاڑ
مُعْرِضُوْنَ	منہ موڑنے والے	سَقْفًا	چھت

-iv وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ O (۳۴)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو ابدی زندگی نہیں دی تو اگر آپ انتقال فرما جائیں تو کیا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

سوال 5: تفصیلی جواب دیجیے۔

-i سورۃ الانبیاء پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال 1، 2

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ قرآن مجید میں انبیا کرام علیہم السلام کے واقعات، تاریخ بیان کرنے کے لیے نہیں، بلکہ ہماری نصیحت کے لیے ہیں۔ انبیا کرام علیہم السلام کے واقعات سے زندگی گزارنے کے جو آداب معلوم ہوتے ہیں، انھیں اپنانے کی کوشش کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ سُوْرَةُ الْأَنْبِيَآءِ میں موجود انبیا کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ترجمے کے ساتھ ایک چارٹ بنائیں۔

جواب: عملی کام۔

☆ "اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے" اس آیت مبارکہ کی روشنی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رحمت وشفقت کے کوئی سے تین واقعات تحریر کیجیے۔

جواب: 1- حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو دوسی کو رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قبیلہ دوس میں دعوت اسلام کے لیے بھیجا۔ واپسی پر انہوں نے عرض کیا "قبیلہ دوس ہلاک ہوگیا" کیوں کہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یہ سن کر قبیلہ دوس کے لیے بد دعا کریں گے مگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ ۔ ترجمہ: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو دائرہ اسلام میں لا۔

-8 سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ کے درمیانی حصہ میں تذکرہ ہے:
(A) قیامت کا (B) توحید کا (C) رسالت کا (D) انبیا کرام علیہم السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا

-9 سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ کے آخر میں ایمان لانے کا ذکر ہے:
(A) آخرت پر (B) ملائکہ پر (C) آسمانی کتب پر (D) رسالت پر

-10 ثابت قدمی اور اخلاص کے ساتھ نیکی کی راہ پر چلنے والوں کے لیے ہے:
(A) مشکلات (B) مصائب (C) کامیابی (D) ناکامی

-11 تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے:
(A) حضرت آدم علیہ السلام کو (B) حضرت نوح علیہ السلام کو
(C) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (D) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو

-12 سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ کے مطابق کون سا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے؟
(A) قیامت کا (B) مشکلات کا (C) مسلمانوں کے غلبہ کا (D) موت کا

-13 سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ کے مطابق جو بات ہم نہیں جانتے وہ ہمیں پوچھ لینی چاہیے:
(A) عمر رسیدہ سے (B) بڑوں سے (C) علم رکھنے والوں سے (D) بزرگوں سے

-14 سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ کے مطابق یہ دنیا نہیں ہے:
(A) رہنے کی جگہ (B) بامقصد (C) کامیابی کی جگہ (D) محض کھیل تماشا

-15 اللہ تعالیٰ ہمیشہ باطل کا سر کچل دیتا ہے:
(A) حق کو باطل سے ٹکرا کر (B) عذاب دے کر (C) فرشتوں کی مدد سے (D) رزق کی تنگی سے

بر پا ہو جاتا۔

ہ ہے۔

ہ وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے القاب لکھیں۔

2- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب: خلیل اللہ

4- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب: روح اللہ

کا ترجمہ لکھیں۔

کر ہلنے نہ لگے۔

الحجّ

یں۔

یں۔ سُوْرَۃُ الْحَجّ ایک منفرد سورت ہے، اس کا کچھ حصہ مدنی ہے
تیل ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوئی۔
یں کس طرح شروع ہوا اور اس کے بنیادی ارکان کیا ہیں؟ اسی وجہ

کا بیان اور جہاد کی اجازت ہے۔

ج کے مناسک، جہاد کی مشروعیت اور دین اسلام کے بنیادی عقائد کو

(۲۲) سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۳)

سورۂ حج مدنی ہے (آیات: ۷۸/ رکوع: ۱۰)

نوٹ: سورۃ الحج کی آیاتِ مبارکہ ۶۵ تا ۶۹ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ الحج: آیات ۶۵ تا ۶۹

اَلَمْ تَرَ	اَنَّ اللّٰهَ	سَخَّرَ	لَكُمْ	مَّا فِي الْاَرْضِ	وَالْفُلْكَ	تَجْرِيْ	فِي الْبَحْرِ
کیا تو نے نہیں دیکھا	کہ اللہ	مسخر کر دیا	تمھارے لیے	جو زمین میں	اور کشتی	چلتی ہے	دریا میں

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمھارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتیاں سمندر میں

بِاَمْرِهٖ	وَيُمْسِكُ	السَّمَآءَ	اَنْ تَقَعَ	عَلَى الْاَرْضِ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ
اس کے حکم سے	اور وہ روکے ہوئے ہے	آسمان	کہ وہ گر پڑے	زمین پر	بغیر	اس کے حکم سے

اسی کے حکم سے چلتی ہیں اور وہی آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا

iii- سورۃ الحج کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔
جواب: 1- قیامت کا دن ایک نہایت سخت اور ہولناک دن ہوگا جو لوگوں کے ہوش اڑا دے گا۔ (سورۃ الحج: 1،2)
2- شیطان کی پیروی کرنے والے دنیا میں گمراہی اور آخرت میں عذاب میں ہوں گے۔ (سورۃ الحج: 3،4)

سوال 3: درج ذیل قرآنی الفاظ کے معنی لکھیں۔
يُمْسِكُ ، مَنْسَكًا ، يَمْشُوْنَ

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُمْسِكُ	وہی روکے ہوئے ہے	مَنْسَكًا	عبادت کا طریقہ	يَمْشُوْنَ	وہ چلتے ہیں

سوال 4: دی گئی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔
i- وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ○ (٦٦)
ترجمہ: اور وہی تو ہے جس نے تمھیں زندہ فرمایا پھر تمھیں موت دے گا پھر تمھیں زندہ فرمائے گا یقیناً انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے۔
ii- لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ○ (٦٧)
ترجمہ: ہر اُمت کے لیے ہم نے عبادت (اور قربانی) کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ ہرگز وہ آپ سے (اس) معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور آپ (خاتم النبیین ﷺ لوگوں کو) اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں یقیناً آپ سیدھے

اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات اور اس میں موجود ہر چیز کو ایک خاص مقصد کے لیے تخلیق کیا ہے اور یہ سب کا سب انسان کے لیے مسخر کر دیا۔ انسان کو نیکی اور بدی دونوں راہیں دکھا دیں اور اسے اختیار دے دیا کہ وہ جس راہ کو چاہے اپنا لے لیکن یاد رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ یوم جزا (آخرت) کا مالک ہے اور اس دن وہ ہر انسان کو اس کے نیک اعمال پر انعام دے گا یعنی جنت میں داخل کر دے گا اور برے اعمال پر سزا دے گا یعنی دوزخ میں داخل کر دے گا اور وہ زندگی کبھی ختم نہ ہوگی۔

☆ حج کے طریقے کے حوالے سے اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ ایک نقشہ بنائیے جس میں حج کرنے کے طریقہ کی وضاحت کی گئی ہو۔ اس سلسلہ میں حج کے اہم ارکان جیسے احرام، طواف، سعی، رمی اور وقوف عرفہ وغیرہ کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ انٹرنیٹ اور دوسرے ذرائع سے خانہ کعبہ، مسجد الحرام، عرفات، منیٰ، مزدلفہ اور حج سے متعلق دوسرے مقامات کی تصاویر جمع کیجیے اور ان مقامات سے متعلق حج کے مناسک کو جاننے کی کوشش کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ اگر آپ کے خاندان میں کسی نے حج یا عمرہ کیا ہے تو ان سے حرمین شریفین کی زیارت کے احوال معلوم کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ اسلام کے بنیادی ارکین کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔

جوابات:

(D) -1	(A) -2	(D) -3	(B) -4	(D) -5	(A) -6	(B) -7	(C) -8	(D) -9	(C) -10
(A) -11	(D) -12	(C) -13	(B) -14	(D) -15	(A) -16				

مختصر جوابی سوالات

-1 سورۃ الحج کس طرح ایک منفرد سورۃ ہے؟

جواب: سورۃ الحج اس طرح ایک منفرد سورت ہے کہ اس کا کچھ حصہ مدنی ہے اور کچھ مکی، اس سورت کا نزول مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے ہو چکا تھا اور تکمیل ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوئی۔

-2 سورۃ الحج کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: سورۃ الحج میں بتایا گیا ہے کہ حج حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں کس طرح شروع ہوا اور اس کے بنیادی ارکان کیا ہیں؟ اسی وجہ سے اس سورت کا نام سورۃ الحج ہے۔

-3 سورۃ الحج کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سورۃ الحج کا مرکزی مضمون ''قیامت کے احوال، حج وقربانی کا بیان اور جہاد کی اجازت'' ہے۔

-4 سورۃ الحج کی ابتدا میں قیامت کے احوال کا کس طرح بیان ہے؟

جواب: سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے ربّ سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل گرا دیں گی اور (اے مخاطب) تُو لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھے گا حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا۔

سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ

سوال 1: سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ کا تعارف اور مضامین تحریر کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ کا تعارف

سورۃ الفرقان مکی سورت ہے۔ اس کے چھے (6) رکوع اور ستتر (77) آیات ہیں۔ فرقان کا معنیٰ ہے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قرآن مجید کو فرقان قرار دیا گیا ہے یعنی حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی کتاب۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ ہے۔

سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ کا مرکزی مضمون ''اسلام کے بنیادی عقائد کا اثبات اور کفار کے اعتراضات کا جواب'' ہے۔

سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ کے مضامین

1- اللہ تعالیٰ، رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور قرآن کی حقانیت کا بیان

سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شان اور قرآن مجید کی حقانیت کا جامع بیان ہے۔ قرآن مجید اور عقیدۂ رسالت پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔

2- معبودانِ باطلہ کا رد

اس سورت میں جھوٹے خداؤں کی بے بسی اور لاچارگی کو واضح کیا گیا ہے۔

(۲۵) سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ مَکِّیَّۃٌ (۴۲)

سورۂ الفرقان مکی ہے (آیات:۷۷/رکوع:٦)

نوٹ: سورۂ الفرقان کی آیات مبارکہ ۶۳ تا ۷۷ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۂ الفرقان: آیت ۶۳ تا ۷۷

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ	الَّذِيْنَ	يَمْشُوْنَ	عَلَى الْاَرْضِ	هَوْنًا	وَّاِذَا	خَاطَبَهُمُ
اور رحمٰن کے بندے	وہ جو کہ	چلتے ہیں	زمین پر	عاجزی	اور جب	ان سے بات کرتے ہیں

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ بات کریں

الْجٰهِلُوْنَ	قَالُوْا	سَلٰمًا ۝۶۳	وَالَّذِيْنَ	يَبِيْتُوْنَ	لِرَبِّهِمْ	سُجَّدًا	وَّقِيَامًا ۝۶۴
جاہل (جمع)	وہ کہتے ہیں	سلام	اور وہ جو	رات گزارتے ہیں	اپنے رب کے لیے	سجدہ کرتے	اور قیام کرتے

تو کہتے ہیں سلام ہے۔ اور جو راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کرتے ہوئے۔

حَسُنَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّمُقَامًا۝	قُلْ	مَا يَعْبَؤُا	بِكُمْ	رَبِّيْ
اچھی ہے	ٹھکانا	اور مسکن رمقام	فرمادیں	پرواہ نہیں رکھتا	تمھاری	میرا رب

وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے۔ (اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ فرما دیجیے میرے رب کو تمھاری پروا بھی نہیں

لَوْ	لَا دُعَآؤُكُمْ	فَقَدْ كَذَّبْتُمْ	فَسَوْفَ	يَكُوْنُ	لِزَامًا۝
اگر	نہ پکارو تم	جھٹلایا تم نے	پس عنقریب	ہوگی	لازمی

اگر تم اس کی عبادت نہ کرو یقیناً تم تو (حق کو) جھٹلا چکے تو عنقریب (اس کا عذاب) چمٹ جانے والا ہو گا۔

دُعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۔ (سورۃ الفرقان:65) ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
يَمْشُوْنَ	وہ چلتے ہیں	يَخْلُدْ	وہ ہمیشہ رہے گا
هَوْنًا	آہستگی اور وقار سے	مُهَانًا	ذلیل ہو کر
يَبِيْتُوْنَ	وہ رات گزارتے ہیں	تَابَ	اس نے توبہ کی
اِصْرِفْ	دور کر دے	اُولٰٓئِكَ	وہ لوگ

مُسْتَقَرًّا	ٹھہرنے کی جگہ	اِصْرِفْ	دور کردے	يَبِيتُوْنَ	وہ رات گزارتے ہیں
يَمْشُوْنَ	وہ چلتے ہیں				

سوال 4: دی گئی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

i- وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ (٦٤)

ترجمہ: اور جو راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کرتے ہوئے۔

ii- اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ (٦٦)

ترجمہ: بے شک وہ بُری جگہ ہے (تھوڑی دیر) ٹھہرنے اور (مستقل) رہنے کے لحاظ سے۔

iii- وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○ (٧١)

ترجمہ: اور جو توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو بے شک وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

iv- وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○ (٧٢)

ترجمہ: اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بے کار بات پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔

سوال 5: تفصیلی جواب دیجیے۔

i- سورۃ الفرقان پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے سوال 1

سرگرمیاں برائے طلبہ

-9 سورۃ الفرقان کے آخر میں کن کی صفات کا بیان ہے؟

(A) نیک لوگوں کی (B) مسلمانوں کی (C) عالموں کی (D) رحمان کے پسندیدہ بندوں کی

-10 رحمان کے بندے زمین پر چلتے ہیں:

(A) جھک جھک کر (B) بیٹھ کر (C) عاجزی اور وقار سے (D) نظریں اٹھا کر

-11 رحمان کے بندے راتوں کو آباد رکھتے ہیں:

(A) جاگ کر (B) پہرہ دے کر (C) کام کر کے (D) عبادت کر کے

-12 رحمان کے بندے مال خرچ کرنے میں کام لیتے ہیں:

(A) بخل سے (B) فضول خرچی سے (C) میانہ روی سے (D) حد سے تجاوز سے

-13 رحمان کے بندے انسانی جان کی حرمت کو کس طرح ملحوظ رکھتے ہیں؟

(A) کسی پر ظلم نہ کر کے (B) کسی کا مذاق نہ اُڑا کر

(C) کسی کو ناحق قتل نہ کر کے (D) کسی کو تنگ نہ کر کے

-14 سورۃ الفرقان کے مطابق رحمان کے بندے کوسوں دور رہتے ہیں:

(A) بدکاری سے (B) بے حیائی سے (C) گناہ سے (D) بدنظری سے

-15 رحمان کے بندے کن مجلسوں کے قریب نہیں جاتے؟

(A) مخلوط (B) جھوٹ اور گناہوں کی (C) غیبت کی (D) فضول باتوں کی

-16 رحمان کے بندے کسی کام میں نہیں پڑتے:

10- رحمان کے بندے خرچ کس طرح کرتے ہیں؟

جواب: رحمان کے بندے مال خرچ کرنے میں بھی میانہ روی سے کام لیتے ہیں، نہ تو بخل کرتے ہیں نہ فضول خرچی۔

11- رحمان کے بندوں کے نزدیک انسانی جان کی حرمت کیسی ہے؟

جواب: رحمان کے بندے انسانی جان کی حرمت اس قدر ملحوظ رکھتے ہیں کہ کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے۔

12- رحمان کے بندے کن چیزوں سے دور رہتے ہیں؟

جواب: رحمان کے بندے بدکاری سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ جھوٹ اور گناہوں کی مجلسوں کے قریب نہیں جاتے۔

13- قرآن مجید کون سا کلام ہے نیز یہ کن کے لیے نازل کیا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید حق اور باطل میں فرق کرنے والا کلام ہے، جو تمام جہانوں کے لیے نازل کیا گیا ہے۔

14- اللہ تعالیٰ، حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور قرآن مجید پر اعتراضات کا بنیادی سبب کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ، حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور قرآن مجید پر اعتراضات کا بنیادی سبب قیامت کو جھٹلانا ہے۔

15- برے لوگوں کو دوست بنانے کا کیا نقصان ہے؟

جواب: برے لوگوں کو دوست بنانے والے دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور قیامت کے دن بھی اپنے آپ پر افسوس کریں گے۔

16- قیامت کے دن حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کریں گے؟

جواب: قیامت کے دن حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ میری قوم کے بہت سے لوگوں نے اس قرآن پر عمل کرنے کو چھوڑ رکھا تھا۔

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ

سوال 1: سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ کا تعارف اور اس کے مضامین تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ کا تعارف

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ کی سورت ہے۔ اس سورت میں 11 رکوع اور 227 آیات ہیں۔ سورۃ الشعراء کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ آیات کے لحاظ سے طویل ترین مکی سورت ہے۔ سورۃ الشعراء کے آخر میں اچھے اور برے شاعروں کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ ہے۔

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ کا مرکزی مضمون "سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کے ذریعے مسلمانوں کو تسلی دینا" ہے۔

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ کے مضامین

1- سابقہ انبیا علیہم السلام کا ذکر

سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ کا آغاز حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تسلی دینے سے ہوتا ہے۔ پھر سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی اپنی قوموں کو حوصلے اور ثابت قدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دینے کا ذکر ہے۔ اس مبارک دعوت کو قبول کر لینے والوں کے نجات پانے اور نافرمانوں پر دنیا میں عذاب اتارے جانے کا ذکر ہے۔

2- اہلِ ایمان کو کامیابی کی بشارت

ان واقعات کے ذریعہ حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تسلی دی گئی ہے کہ ایک دن ایمان والے

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i- آیات کے لحاظ سے طویل ترین مکی سورت ہے:

(الف) سُوْرَۃُالشُّعَرَآءِ (ب) سُوْرَۃُالْعَنْکَبُوْتِ (ج) سُوْرَۃُالرُّوْمِ (د) سُوْرَۃُلُقْمٰنَ

ii- سورۃ الشعراء کے آخر میں صفات بیان کی گئی ہیں:

(الف) فرشتوں کی (ب) علماء کی (ج) حکمرانوں کی (د) شاعروں کی

iii- جھوٹے اور گناہ گار لوگوں کا ساتھی ہوتا ہے:

(الف) شاعر (ب) شیطان (ج) جن (د) نفس

iv- نافرمانوں پر عذاب اُترتا ہے:

(الف) دُنیا میں (ب) قبر میں (ج) آخرت میں (د) تینوں میں

v- عموماً جھوٹے شاعروں کی پیروی کرتے ہیں:

(الف) اداکار لوگ (ب) گمراہ لوگ (ج) ان پڑھ لوگ (د) پڑھے لکھے لوگ

جوابات: i- سُوْرَۃُالشُّعَرَآءِ ii- شاعروں کی iii- شیطان iv- دُنیا میں v- گمراہ لوگ

سوال 2: مختصر جواب دیں۔

i- سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟

لغزش سے تمام اعمال ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔نعت گوئی تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔نعت گوئی کے لیے ادب واحترام اور والہانہ عقیدت ضروری ہے۔کامیاب نعت گوئی کے لیے جہاں سوز وگداز، تڑپ وعشق اور سرشاری وذوق کی ضرورت ہے وہاں حد درجہ احتیاط، حفظ مراتب اور شریعت کی پاسداری بھی ضروری ہے۔

برائے اساتذہ کرام

☆ سورۂ الشعراء کی روشنی میں طلبہ کو توکل کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔

جواب: عملی کام۔

☆ سابقہ قوموں پر آنے والے عذاب اور ان کے اسباب کے بیان کے ذریعے طلبہ کی تربیت کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ قرآن مجید کے نزول کے مختلف علمی وعملی پہلوؤں کے بارے میں طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ ابتدائے اسلام کا کوئی ایک سبق آموز واقعہ طلبہ کو سنائیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 سورۃ الشعراء ہے:

مختصر جوابی سوالات

-1 سورۃ الشعراء مکی ہے یا مدنی نیز اس کی کتنی آیات ہیں؟

جواب: سورۃ الشعراء مکی سورت ہے۔ اس کی آیات کی تعداد دو سو ستائیس (227) ہے۔

-2 سورۃ الشعراء کی خصوصیت کیا ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ آیات کے لحاظ سے طویل ترین مکی سورت ہے۔

-3 سورۃ الشعراء کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء کے آخر میں اچھے اور برے شاعروں کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ الشعراء ہے۔

-4 سورۃ الشعراء کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء کا مرکزی مضمون ''سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کے ذریعے مسلمانوں کو تسلی دینا'' ہے۔

-5 سورۃ الشعراء کا آغاز کس بات سے ہوتا ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء کا آغاز حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو تسلی دینے سے ہوتا ہے۔

-6 سورۃ الشعراء میں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کو بیان کر کے کیا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء میں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی اپنی قوموں کو حوصلے اور ثابت قدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دینے کا ذکر ہے۔ اس مبارک دعوت کو قبول کر لینے والوں کے نجات پانے اور نافرمانوں پر دنیا میں بھی عذاب اتارے جانے کا ذکر ہے۔

-7 سورۃ الشعراء میں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کیا تسلی دی گئی ہے؟

جواب: سورۃ الشعراء میں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کے ذریعے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تسلی دی گئی ہے [illegible]

5- اللہ تعالیٰ ہی لاچار اور پریشان حال لوگوں کی فریاد سنتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہر مصیبت میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہیے۔ (سورۃ النمل:62)

6- رزق عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ہمیں حرام طریقوں سے رزق حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔ (سورۃ النمل:64)

7- ہماری تمام ذہنی و جسمانی صلاحیتیں اور دنیا کی تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہیں۔ (سورۃ النمل:73،40)

8- حق کا انکار کرنے والے مردوں، بہروں اور اندھوں کی طرح ہیں، جنھیں قرآن مجید سے کوئی نصیحت حاصل نہیں ہو سکتی۔ (سورۃ النمل:81،80)

9- دین کی دعوت دینے والوں کو قرآن مجید کے ذریعہ لوگوں کو خبردار کرتے رہنا چاہیے۔ (سورۃ النمل:91)

10- ہم جو اعمال بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ان کی خوب خبر ہے اور قیامت کے دن ان کا فیصلہ ہو جائے گا۔ (سورۃ النمل:93)

(۲۷) سُوْرَۃُ النَّمْلِ مَکِّیَّۃٌ (۴۸)

سورۃ النمل مکی سورت ہے (آیات: ۹۳/ رکوع: ۷)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا ان میں سورۃ النمل کا متن شامل نہیں ہے۔

دُعا

وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ O (سورۃ النمل:19)

ترجمہ: اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔

☆ شکر کی اہمیت کے بارے میں طلبہ کو ضرور بتائیں۔
جواب: عملی کام۔
☆ سورۂ النمل میں آنے والے مشکل الفاظ کے معانی کی وضاحت کیجیے۔
جواب: عملی کام۔
☆ تلاوت قرآن مجید کی فضیلت و اہمیت اور روزانہ تلاوت کا معمول بنانے کی طلبہ کو ترغیب دیجیے۔
جواب: عملی کام۔
☆ قرآنی الفاظ کے صحیح تلفظ کے بارے میں بھی طلبہ کو بتائیں۔
جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 سورۃ النمل ہے:
(A) مکی (B) مدنی (C) مکی مدنی (D) آخری مکی

-2 سورۃ النمل کی آیات ہیں:
(A) 98 (B) 97 (C) 95 (D) 93

-3 نمل کا معنیٰ ہے:
(A) اُونٹ (B) مچھر (C) چیونٹی (D) گھوڑا

-4 سورۃ النمل کے آغاز میں کن کی صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: سورۃ النمل کے آغاز میں قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

-5 سورۃ النمل میں کن چار انبیا علیہم السلام کے واقعات بیان ہوئے ہیں؟

جواب: سورۃ النمل میں ان چار انبیا کرام علیہم السلام کے واقعات بیان کیے گئے ہیں:

-1 حضرت موسیٰ علیہ السلام -2 حضرت سلیمان علیہ السلام -3 حضرت صالح علیہ السلام -4 حضرت لوط علیہ السلام

-6 اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو کن نعمتوں سے نوازا تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دولت، حکومت اور شان و شوکت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔

-7 سورۃ النمل سے کس طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت ثابت ہوتی ہے؟

جواب: سورۃ النمل کے اندر کائنات میں پھیلی ہوئی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بہت مؤثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت ثابت ہوتی ہے۔

-8 سورۃ النمل کے آخری دو رکوعوں میں کن کو سمجھایا گیا ہے؟

جواب: سورۃ النمل کے آخری دو رکوعوں میں آخرت کا انکار کرنے والوں کو سمجھایا گیا ہے۔

-9 سورۃ النمل کا اختتام کن امور پر ہوا ہے؟

جواب: سورۃ النمل کا اختتام قیامت کی علامات، اس کے دلائل، اس دن کے احوال اور قیامت کے دن اچھے اور برے لوگوں کے انجام جیسے امور پر ہوا ہے۔

-10 سورۃ النمل کے دو علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سورۃ النمل کے دو علمی و عملی نکات

سوال 2: سورۃ القصص کے علمی و عملی نکات بیان کریں۔

جواب: سورۃ القصص کے مطالعہ سے جو اہم علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1- ظالم لوگ لوگوں کو تقسیم کر کے ان پر حکومت کرتے ہیں۔ (سورۃ القصص:4)
2- حکمت و دانائی اور علم اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتیں ہیں جو خاص بندوں کو عطا ہوتی ہیں۔ (سورۃ القصص:14)
3- شیطان کی چالوں سے بچو بے شک وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔ (سورۃ القصص:15)
4- مجرموں کی مدد نہ کرو۔ (سورۃ القصص:17)
5- اللہ تعالیٰ کی طرف سے وضع کردہ اصول ہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔ (سورۃ القصص:37)
6- مجرموں کے پیچھے دنیا میں لعنت لگا دی گئی ہے اور قیامت کے دن بھی وہ بدحالوں میں سے ہوں گے۔ (سورۃ القصص:42)
7- ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ (سورۃ القصص:56)
8- دُنیا کی نعمتیں اور ساز و سامان آخرت کی بہترین اور ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ (سورۃ القصص:60)
9- اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دن اپنا فضل یعنی رزق تلاش کرنے اور رات آرام کرنے کے لیے بنائی ہے۔ (سورۃ القصص:73)
10- ہمیں اپنے علم اور صلاحیتوں پر اترانا نہیں چاہیے کیوں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ (سورۃ القصص:78)
11- اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے کمایا ہوا مال ہلاکت اور بربادی کا سبب بنتا ہے۔ (سورۃ القصص:81)
12- آخرت کا گھر ان پرہیزگاروں کے لیے ہے جو نہ فرعون کی طرح سرکش ہوں اور نہ قارون کی طرح فساد مچاتے ہیں۔ (سورۃ القصص:83)

بار اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر کے انھیں توحید و رسالت کی دعوت دی گئی ہے۔

ii- آپ نے پڑھا کہ بنی اسرائیل کا ایک مال دار شخص قارون اپنی نافرمانی کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوا۔ تحقیق کر کے بتائیے کہ مال و دولت کے بارے میں اسلامی ضابطہ کیا ہے؟ مال و دولت کے کم از کم دس اچھے استعمالات کی فہرست تحریر کیجیے۔

جواب: ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ دولت کمانے سے پہلے تین اصولوں کو مدنظر رکھے:

پہلا: انسان کی پیدائش کا مقصد دولت کمانا نہیں اور نہ ہی انسان ایک معاشی کیڑا ہے بلکہ اس کی تخلیق کا مقصد اللہ کی عبادت و معرفت ہے۔ جو لوگ اس اصول کو مدنظر نہیں رکھتے ہیں وہ کھرب پتی ہونے کے باوجود بھی لالچی اور دل کے غریب ہی رہتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسان دولت سے امیر نہیں ہوتا بلکہ امیر وہ ہے جس کا دل امیر ہے (مسلم)۔ نیز فرمایا کہ امیر لوگ قیامت کے دن غریب ہوں گے۔ (بخاری)

دوسرا: جو بھی رزق کمایا جائے حلال طریقے سے کمایا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ۔ (النساء) حرام لقمہ پیٹ میں ہو تو کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔

تیسرا: انسان کو چاہیے کہ اس مال و دولت کا اصل مالک اللہ تعالیٰ کو سمجھے اور اپنے پاس اسے اس کی امانت سمجھے اور اسے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں ہی خرچ کرے۔

مال و دولت کے اچھے استعمالات:

1- فقیروں کی مدد کرنا
2- اعزا و اقربا کی مدد کرنا
3- بھوکوں کو کھانا کھلانا
4- قرض داروں کا قرض ادا کرنا
5- مسافروں پر خرچ کرنا
6- تبلیغ و اشاعت دین کے لیے خرچ کرنا
7- معاشرے سے غربت کے خاتمے کے لیے مالی وسائل عطا کرنا
8- بیواؤں اور معذوروں کی ضروریات پوری کرنا
9- غریب ... طلبا کی فیس ادا کرنا، کتب وغیرہ خرید کر دینا
10- بیماروں کی ادویات اور دیکھ بھال پر خرچ کرنا

16- دُنیا کی نعمتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں:
(A) مسلمانوں کے لیے (B) کفار کے لیے (C) آخرت کے مقابلے میں (D) نافرمانوں کے لیے

17- اللہ تعالیٰ نے دن بنایا ہے:
(A) آرام کے لیے (B) عبادت کے لیے (C) سفر کے لیے (D) رزق تلاش کرنے کے لیے

18- کون سا مال ہلاکت اور بربادی کا سبب بنتا ہے؟
(A) اللہ کو ناراض کر کے کمایا ہوا (B) جس سے صدقہ نہ دیا جائے
(C) جو محنت کے بغیر کمایا ہو (D) جو اللہ کی راہ پر خرچ نہ کیا جائے

19- سرکش تھا:
(A) شداد (B) فرعون (C) قارون (D) ہامان

20- ہدایت ملتی ہے:
(A) محنت سے (B) وراثت میں (C) اللہ کی توفیق سے (D) اللہ سے مانگنے سے

جوابات:

(B) -1	(C) -2	(D) -3	(B) -4	(C) -5	(A) -6	(D) -7	(B) -8	(A) -9	(C) -10
(B) -11	(C) -12	(A) -13	(B) -14	(D) -15	(C) -16	(D) -17	(A) -18	(B) -19	(C) -20

مختصر جوابی سوالات

1- سورۂ القصص مکی ہے یا مدنی نیز اس کی آیات کتنی ہیں؟

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ

سوال 1: سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کا تعارف اور مضامین تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کا تعارف

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ مکی سورت ہے۔ اس سورت مبارکہ میں سات (7) رکوع اور انہتر (69) آیات ہیں۔

عربی زبان میں عنکبوت کا معنٰی مکڑی ہے۔ اس سورت مبارکہ کی آیت نمبر اکتالیس (41) میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے پر بھروسا کر رکھا ہو، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ" ہے۔

زمانہ نزول

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ اس زمانے میں نازل ہوئی جب مشرکین مکہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شدید ترین مخالفت کر رہے تھے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ شروع سے اپنی قوم میں اعلیٰ صفات اور پاکیزہ و بلند کردار کی وجہ سے نہایت مقبول تھے، لیکن جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی تو قوم آپ خاتم النبیین ﷺ کی مخالف ہوگئی۔ انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں گھڑنا شروع کر دیں۔ یہ باتیں سن کر آپ خاتم النبیین ﷺ کو بے حد رنج ہوتا، کیوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو اُمید تھی کہ قوم اس راہِ حق میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا ساتھ دے گی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنی قوم کے رویے کا دکھ تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے

(۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّة (۸۵)

سورۂ العنکبوت مکی ہے (آیات:۶۹، رکوع:۷)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا اُن میں سورۂ العنکبوت کا متن شامل نہیں ہے۔

دُعا

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ (سورۂ العنکبوت:30)

اے میرے رب! میری مدد فرما ان فساد مچانے والے لوگوں کے مقابلہ میں۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i- عنکبوت کا معنٰی ہے:

(الف) چیونٹی (ب) شہد کی مکھی (ج) مکڑی (د) مچھر

ii- سورۂ العنکبوت میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی:

(الف) اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی (ب) جدوجہد کی (ج) صبر کرنے کی (د) ان تینوں کاموں کی

iii- مکڑی کے جالے پر اعتماد کرنے والوں سے تشبیہ دی گئی ہے:

(الف) یہودیوں کو (ب) بے عمل عالموں کو (ج) مشرکین کو (د) غیبت کرنے والوں کی

-3 عنکبوت کا معنی ہے:

(A) چیونٹی (B) مکھی (C) مکڑی (D) مچھر

-4 کافروں کا ظلم سہنے والے مظلوم مسلمانوں کو تسلی دینا مرکزی مضمون ہے:

(A) سورۃ العنکبوت کا (B) سورۃ مریم کا (C) سورۃ الحج کا (D) سورۃ طٰہٰ کا

-5 مشرکین مکہ کی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ شدید مخالفت کے زمانے میں نازل ہوئی:

(A) سورۃ المائدہ (B) سورۃ البقرہ (C) سورۃ آل عمران (D) سورۃ العنکبوت

-6 اعلیٰ صفات اور پاکیزہ و بلند کردار کی وجہ سے اپنی قوم میں مشہور تھے:

(A) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (B) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (C) ابو جہل (D) ابو سفیان

-7 حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جب لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی تو:

(A) قوم آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مخالف ہوگئی (B) قوم ایمان لے آئی

(C) قوم نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدد کی (D) قوم نے دوسرے قبیلوں کو بھی دعوت دی

-8 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنی قوم سے اُمید تھی کہ وہ:

(A) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ظلم کرے گی (B) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تنگ کرے گی

(C) راہ حق میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ساتھ دے گی (D) مخالفین کا مقابلہ کرے گی

-9 سورۃ العنکبوت میں اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے کی تلقین کی:

(A) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو (B) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو

(C) حضرت ایوب علیہ السلام کو (D) حضرت یوسف علیہ السلام کو

ساتھ دے گی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنی قوم کے رویے کا دکھ تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اس سورت میں صبر کرنے کی تلقین فرمائی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو تسلی دی۔

-8 مشرکین مکہ کی زیادتیوں کا نشانہ کون کون تھے؟

جواب: مشرکین نے نہ صرف حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی ذات مبارکہ کو نشانہ بنایا، بلکہ دوسرے مسلمان بھی ان کی زیادتیوں سے محفوظ نہ تھے۔

-9 اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت کیوں نازل فرمائی؟

جواب: ظلم اور تشدد کے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ہدایت، ان کی تسلی اور حوصلہ افزائی کے لیے سورۃ العنکبوت نازل فرمائی جس میں مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

-10 سورۃ العنکبوت میں کس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ کر کے مسلمانوں کے حوصلے بلند کیے گئے؟

جواب: اس سورت میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی ثابت قدمی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لازوال قربانیاں، حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کی مخالفت پر صبر، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی اپنی قوموں سے کش مکش کا ذکر فرما کر مسلمانوں کے حوصلے بلند کیے گئے ہیں۔

-11 ظلم و ستم کے دور میں مسلمانوں کو کیا ہدایت کی گئی؟

جواب: مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ظلم و ستم کے اس دور میں قرآن مجید کی تلاوت، نماز کا اہتمام اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں۔

-12 سورۂ العنکبوت کے آخر میں مسلمانوں کو کیا ہدایت کی گئی؟

جواب: سورۂ العنکبوت کے آخر میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جدو جہد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لیے بہت سی راہیں کھول دیتا ہے۔

4- انسانی زندگی کے مختلف مراحل کا بیان

سورۃ الروم میں انسانی زندگی کے مختلف مراحل اور اسلام کے دینِ فطرت ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

5- آخرت کا بیان

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے، قیامت قائم ہونے، نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی جزا اور آخرت کا انکار کرنے والے کفار کی سزا کا بیان کیا گیا ہے۔

6- قدرت کی نشانیوں کا ذکر

سورۃ الروم میں ایسی بہت سی نشانیاں بیان کی گئی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں، جیسے انسان کی پیدائش، زمینوں اور آسمانوں کی پیدائش، زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا، ہواؤں کا چلنا، آسمان سے پانی کا نازل ہونا، انسانوں کا قبروں سے اٹھنا وغیرہ۔

7- استقامت کی تلقین

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کو دین اسلام پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی گئی۔ یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور جو اس دین سے ہٹے گا وہ فطرت سے ہٹ جائے گا۔

8- صدقہ کرنے کا حکم

رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں پر صدقہ کرنے اور سود سے بچنے اور حلال طریقوں سے مال میں اضافہ کرنے اور زکوٰۃ کے ذریعے اپنے مالوں کو پاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

9- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

کفار کے ایمان لانے سے اعراض کرنے پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی گئی۔

سوال 2: مختصر جواب دیجیے۔

i- سُوْرَۃُ الرُّوْمِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: سُوْرَۃُ الرُّوْمِ کی دوسری آیت میں روم کے مغلوب ہونے اور تیسری آیت میں ان کے پھر سے غالب آنے کی خبر ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ الروم رکھا گیا ہے۔

ii- سُوْرَۃُ الرُّوْمِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الرُّوْمِ کا مرکزی مضمون ''اسلام کی صداقت کا بیان اور انسانوں کی کردار سازی'' ہے۔

iii- سُوْرَۃُ الرُّوْمِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: 1- اللہ تعالیٰ کے نزدیک سود سے مال گھٹتا ہے اور زکوۃ سے مال بڑھتا ہے۔ (سورۃ الروم:39)

2- خشکی اور تری میں فساد برپا ہونا انسانوں کے بُرے اعمال کا نتیجہ ہے۔ (سورۃ الروم:41)

iv- سُوْرَۃُ الرُّوْمِ میں کس بات کی پیشین گوئی کی گئی تھی؟

جواب: سُوْرَۃُ الرُّوْمِ میں رومیوں کے دوبارہ غالب آنے اور اسی دن مسلمانوں کے فتح یاب ہونے کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ جس دن رومیوں کو فتح حاصل ہوئی اسی دن مسلمانوں کو میدان بدر میں فتح حاصل ہوئی۔

سوال 3: تفصیل سے جواب دیں۔

i- سُوْرَۃُ الرُّوْمِ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: دیکھیے 2،1

سرگرمیاں برائے طلبہ

اصل میں یہ ایرانیوں کا طریقہ تھا۔ ایک ماہ کے محاصرے اور اپنے کئی افراد کے قتل کے بعد مشرکین مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔ بعض روایات کے مطابق ایک آندھی نے مشرکین کے خیمے اکھاڑ پھینکے۔

4- غزوۂ بنو قریظہ: 5 ہجری میں یہ جنگ بنو قریظہ کے خلاف لڑی گئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

5- غزوۂ بنو مصطلق: 6 ہجری میں یہ جنگ بنو مصطلق کے ساتھ ہوئی۔ مسلمان فتح یاب ہوئے۔

6- غزوۂ خیبر: 7 ہجری میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان یہ جنگ ہوئی جس میں مسلمان فتح یاب ہوئے۔

7- جنگ موتہ: 8 ہجری میں موتہ کے مقام پر یہ جنگ ہوئی۔ اس میں حضور خاتم النبیین ﷺ شریک نہیں ہوئے تھے اس لیے اسے غزوہ نہیں سریہ کہتے ہیں۔

8- فتح مکہ: 8 ہجری میں مسلمانوں نے مکہ فتح کیا۔ جنگ تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی کیوں کہ مسلمانوں کی ہیبت سے مشرکین مکہ ڈر گئے تھے۔ اس کے بعد مکہ کی اکثریت مسلمان ہو گئی تھی۔

9- غزوۂ حنین: 8 ہجری میں یہ جنگ حنین کے مقام پر ہوئی۔ پہلے مسلمانوں کو شکست ہو رہی تھی مگر بعد میں وہ فتح میں بدل گئی۔

10- غزوۂ تبوک: نو (9) ہجری میں اطلاع ملی کہ شام کے عیسائی مدینہ پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی یہ افواہ بھی پھیلی کہ ہرقل روم نے بھی چالیس ہزار فوج مسلمانوں کے مقابلے کے لیے بھیج دی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سنا تو تیاری کا حکم دے دیا اور تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہو گئے۔ تبوک پہنچ کر معلوم ہوا کہ حملہ کی افواہ غلط تھی تاہم مسلمان بیس دن تک وہاں ٹھہرے رہے اور پھر مدینہ لوٹ آئے۔

معروضی سوالات

❀ کثیر الانتخابی سوالات

-21 باہمی محبت اور راحت پانے کا ذریعہ ہے:
(A) اولاد کا رشتہ (B) میاں بیوی کا رشتہ (C) دوستوں سے تعلق (D) مسکینوں سے ہمدردی

-22 اللہ تعالیٰ کے نزدیک مال گھٹتا ہے:
(A) سود سے (B) زکوٰۃ سے (C) صدقات سے (D) کاروبار سے

-23 اللہ تعالیٰ کے نزدیک مال بڑھتا ہے:
(A) خرچ کرنے سے (B) جمع کرنے سے (C) زکوٰۃ دینے سے (D) سود لینے سے

-24 خشکی اور تری میں فساد برپا ہونا نتیجہ ہے:
(A) انسانوں کے برے اعمال کا (B) جانوروں پر ظلم کا
(C) کافروں کے کفر کا (D) ظالموں کے ظلم کا

جوابات:

(A) -1	(D) -2	(B) -3	(C) -4	(A) -5	(D) -6	(B) -7	(A) -8	(D) -9	(B) -10
(C) -11	(B) -12	(A) -13	(A) -14	(B) -15	(D) -16	(A) -17	(C) -18	(A) -19	(D) -20
(B) -21	(A) -22	(C) -23	(A) -24						

مختصر جوابی سوالات

-1 سورۃ الروم مکی ہے یا مدنی نیز اس کی کتنی آیات ہیں؟

جواب: سورۃ الروم مکی سورت ہے۔ اس میں ساٹھ (60) آیات ہیں۔

-2 سورۃ الروم کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ

سوال 1: سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مکی سورت ہے۔ اس سورت میں چار (4) رکوع اور چونتیس (34) آیتیں ہیں۔ سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مکی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب کفار مکہ کی مخالفت اپنے عروج پر تھی۔ وہ مختلف حیلوں، بہانوں اور پُرتشدد کارروائیوں سے اسلام کی نشر و اشاعت کا راستہ روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اس سورت میں چونکہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحتوں کا تذکرہ ہے اس لیے سورت کا نام سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ رکھا گیا ہے۔ حضرت لقمان اہلِ عرب کے بڑے عقل مند اور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے۔ ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بہت وزن دیتے تھے۔ یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم یعنی دانا کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔ قرآنِ کریم نے اس سورت میں یہ واضح فرمایا ہے کہ لقمان جیسے حکیم اور دانش ور جن کی عقل و حکمت کا تم بھی لوہا مانتے ہو، وہ بھی توحید کے قائل تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ماننے کو ظلمِ عظیم یعنی بہت بڑا ظلم قرار دیا تھا اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ تم کبھی شرک مت کرنا۔

اس سورۃ کی تمہید میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس قسم کے لوگ اس کتاب پر ایمان لائیں گے اور کس قسم کے لوگ اس سے اعراض کریں گے۔ اسی طرح سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کی تمہید میں بھی یہ بتایا گیا ہے کہ کس قسم کے لوگ اس برکت و رحمت سے فائدہ اٹھائیں گے اور کون لوگ اس سے محروم رہیں گے۔

اس سورۃ میں عرب کے مشہور دانا لقمان کے نصائح کا حوالہ دیا گیا ہے، جس کا مقصود اہلِ عرب پر یہ واضح کرنا ہے کہ ان کے اندر جو صحیح فکر و دانش رکھنے والے لوگ گزرے ہیں انھوں نے بھی انھی باتوں کی تعلیم دی ہے جن باتوں کی تعلیم یہ پیغمبر دے رہے ہیں۔

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا مرکزی مضمون ''توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاد دہانی'' ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

-i حضرت لقمان اہلِ عرب میں مشہور تھے:

(الف) تاجر (ب) شاعر (ج) حکیم ودانا (د) خطیب

-ii حضرت لقمان نے نصیحتیں کیں:

(الف) اپنے بیٹے کو (ب) اپنے بھائی کو (ج) اپنے شاگرد کو (د) اپنے دوست کو

-iii حضرت لقمان نے شرک کو قرار دیا:

(الف) گناہِ کبیرہ (ب) نحوست کا باعث (ج) ظلم عظیم (د) ناجائز کام

-iv حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ زمین پر مت چلنا:

(الف) اکڑ اکڑ کر (ب) تیز تیز (ج) آہستہ آہستہ (د) اچھل اچھل کر

-v ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اختیار کرنی چاہیے:

(الف) نرمی (ب) سختی (ج) تیزی (د) میانہ روی

جوابات: -i حکیم ودانا -ii اپنے بیٹے کو -iii ظلم عظیم -iv اکڑ اکڑ کر -v میانہ روی

سوال 2: مختصر جواب دیجیے۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی مدنی (D) آخری مدنی

-2 سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کی آیات ہیں:

(A) 98 (B) 93 (C) 60 (D) 34

-3 جب کفار مکہ مختلف حیلوں، بہانوں سے اور پُر تشدد کارروائیوں سے اسلام کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے اُس وقت نازل ہوئی:

(A) سورۃ الکوثر (B) سورۃ الجن (C) سورۃ لقمٰن (D) سورۃ الناس

-4 سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ میں حضرت لقمان کی نصیحتوں کا تذکرہ ہے:

(A) اپنے بیٹے کو (B) اپنے بھائی کو (C) اپنے چچا کو (D) اپنے دوست کو

-5 حضرت لقمان ایک بڑے عقل منداور دانش ور کی حیثیت سے مشہور تھے:

(A) اہل مصر میں (B) اہل یونان میں (C) اہل روم میں (D) اہل عرب میں

-6 اہل عرب بہت وزن دیتے تھے:

(A) حضرت لقمان کی شاعری کو (B) حضرت لقمان کی حکیمانہ باتوں کو

(C) حضرت لقمان کی نصیحتوں کو (D) حضرت لقمان کی طب کو

6- اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کے تذکرے سے مشرکین کو کیا سمجھایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کے تذکرے سے مشرکین کو یہ سمجھایا کہ حضرت لقمان جیسے حکیم اور دانش ور جن کی عقل وحکمت کا تم بھی لوہا مانتے ہو، وہ بھی توحید کے قائل تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک ماننے کو ظلمِ عظیم یعنی بہت بڑا ظلم قرار دیا تھا اور اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی کہ تم کبھی شرک مت کرنا۔

7- سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سورۃ لقمٰن کا مرکزی مضمون ''توحید کے دلائل، کردار سازی اور آخرت کی یاددہانی'' ہے۔

8- سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کے شروع میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ کے شروع میں قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے والوں کے اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔

9- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کیں ان میں سے چند ایک لکھیں۔

جواب: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! کبھی شرک مت کرنا، نماز قائم کرتے رہنا۔ خود عمل کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اچھے کام کا حکم دینا اور بُرے کام سے منع کرنا۔ اگر کوئی مصیبت آ جائے تو اس پر صبر کرنا۔ لوگوں سے اچھے طریقے سے پیش آنا۔

10- حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو میانہ روی کے حوالے سے کیا نصیحتیں کیں؟

جواب: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چلنا بلکہ زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح چلتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کرنا۔ جیسے چال ڈھال میں میانہ روی اختیار رکھنا اسی طرح بولنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو دھیما رکھنا۔

11- سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ میں کن چیزوں کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ میں اللہ تعالیٰ کی توحید، قدرت اور صفات کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

5- پیغمبر رحمت (ﷺ) کو تسلی

آنحضرت ﷺ کو تسلی دی کہ تم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کتاب دی تھی تو جن لوگوں نے اس کو جھٹلایا اللہ تعالیٰ نے ان سے انتقام لیا۔ اسی طرح اس کتاب کے جھٹلانے والوں سے بھی وہ لازماً انتقام لے گا اور جس طرح بنی اسرائیل کے اندر سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو امامت کا منصب بخشا جو حق پر ثابت رہے اسی طرح وہ تمھارے ساتھیوں کو بھی خلق کی رہنمائی کے منصب پر سرفراز فرمائے گا اگر وہ حق پر مضبوطی سے جمے رہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں کی تاریخ کی طرف اجمالی اشارہ کہ تاریخ کی شہادت اسی حقیقت کو ثابت کر رہی ہے بشرطیکہ لوگوں کے پاس سننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھیں ہوں۔

6- عذابِ الٰہی

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب بھیجتا ہے تاکہ وہ گناہوں سے باز آجائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرلیں۔

7- اچھے اور بُرے لوگوں کا انجام

قیامت کے دن اچھے اور بُرے لوگوں کا کیا انجام ہونے والا ہے اس سورت میں وضاحت سے بتا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرماں بردار بندوں اور نافرمانوں کے ساتھ ایک ہی معاملہ نہیں کرے گا۔ ان نافرمانوں کو آخرت میں جو سزا ہونی ہے وہ تو ہوگی ہی، اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ ان کو سزا دے گا تاکہ وہ متنبہ ہونا چاہیں تو متنبہ ہو جائیں۔

سوال 2: سورۃ السجدۃ کے علمی و عملی نکات بیان کریں۔

جواب: سورۃ السجدۃ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1- قرآن مجید اس لیے نازل کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو آخرت کے بارے میں خبردار کیا جائے اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دی

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پانچ ایسے معمولات تلاش کر کے لکھیں جو آپ خاتم النبیین ﷺ سونے سے پہلے کیا کرتے تھے۔

جواب: سونے سے پہلے وضو کرنا، کنگھی کرنا، مسواک کرنا، بستر کو جھاڑنا، بسم اللہ پڑھ کر سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس پڑھنا۔ آیت الکرسی پڑھنا، سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھنا آپ خاتم النبیین ﷺ کے سونے سے پہلے کے معمولات تھے۔

☆ سجدہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی بندگی کے اظہار کے کم از کم تین طریقے اپنے بزرگوں سے معلوم کر کے لکھیں۔

جواب: بندگی کے اظہار کے طریقے:

1- عاجزی و انکساری اختیار کرنا 2- ہر حال میں کلمہ شکر ادا کرنا 3- نوافل کی کثرت کرنا

☆ سجدہ نماز کے ارکان میں سب سے فضیلت والا عمل ہے۔ تحقیق کر کے بتائیں کہ سجدہ کتنے قسم کا ہوتا ہے جیسے سجدہ شکر وغیرہ۔

جواب: سجدہ مختلف قسم کا ہوتا ہے مثلاً سجدہ شکر، سجدہ تلاوت، سجدہ سہو، سجدہ نماز وغیرہ۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو دعا کا سلیقہ اور آداب سکھائیں۔

جواب: عملی کام۔

☆ زمین و آسمان کی تخلیق پر روشنی ڈالیے۔

جواب: فرمان باری تعالیٰ ہے: "بے شک تمھارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھے دنوں میں پیدا فرمایا پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا وہ دن کو رات سے ڈھانپ لیتا ہے (دن) تیزی سے اُس کے پیچھے آتا ہے اور سورج اور چاند اور

-14 صبر کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین رکھنے والوں کو اللہ بنا دیتا ہے:

(A) لوگوں کا رہنما (B) لوگوں کا دوست (C) لوگوں کا حاکم (D) لوگوں کا سردار

جوابات:

-1 (B)	-2 (C)	-3 (D)	-4 (A)	-5 (C)	-6 (D)	-7 (C)	-8 (A)	-9 (B)	-10 (D)
-11 (B)	-12 (A)	-13 (B)	-14 (A)						

مختصر جوابی سوالات

-1 سورۃ السجدۃ مکی ہے یا مدنی نیز اس کی کتنی آیات ہیں؟

جواب: سورۃ السجدۃ مکی سورت ہے۔ اس میں تیس (30) آیات ہیں۔

-2 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رات کو کن سورتوں کی تلاوت سے قبل نہ سوتے تھے؟

جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ السجدۃ اور سورۃ الملک کی تلاوت نہ فرما لیتے۔

-3 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کس نماز میں سورۃ السجدۃ کی اکثر تلاوت فرماتے تھے؟

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جمعہ کے دن نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں اکثر سورۃ السجدۃ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

-4 سُوْرَةُ السَّجْدَةِ کے دو اور نام لکھیں۔

جواب: سُوْرَةُ السَّجْدَةِ کے دو نام: -1 تَنْزِيْلُ السَّجْدَة -2 الٓمّٓ السَّجْدَة

-5 سُوْرَةُ السَّجْدَةِ کے مضامین میں سے دو نکات بیان کریں۔

جواب: -1 قرآن مجید پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ -2 توحید اور آخرت کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔

-6 اللہ تعالیٰ نافرمانوں پر چھوٹے چھوٹے عذاب کیوں بھیجتا ہے؟

6- عذاب دیکھنے کی خواہش

مخالفین کے اس مطالبے کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم اس وقت تک اس قرآن کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں جب تک وہ عذاب نہ دکھا دیا جائے جس کی ہم کو دھمکی دی جا رہی ہے۔

7- توحید و رسالت کا ذکر

اس سورت کے آخر میں رسالت کا ذکر اور آخرت پر ایمان لانے کا بیان ہے۔ نیز آخرت میں نافرمانوں کے برے انجام سے بھی ڈرایا گیا ہے۔

سوال 2: سُوْرَةُ سَبَاٍ کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ سَبَاٍ میں درج ذیل علمی و عملی نکات ہیں:

1- اللہ تعالیٰ کائنات کے ایک ایک ذرہ، اس سے بڑی یا اس سے چھوٹی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ (سورۂ سبا: 3)

2- ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔ (سورۂ سبا: 4)

3- اہلِ علم جانتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ پر جو آپ کے رب نے نازل فرمایا ہے وہی حق ہے۔ (سورۂ سبا: 6)

4- محنت میں عظمت ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے لوہے کی زرہیں اور زنجیریں بناتے تھے۔ (سورۂ سبا: 11)

5- جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جو وہ کہتے کرتے تھے۔ (سورۂ سبا: 12)

6- اللہ تعالیٰ کی ناشکری پر نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (سورۂ سبا: 16، 17)

7- ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ قیامت کے دن کسی شخص سے کسی دوسرے کے جرائم کے بارے میں باز پرس نہیں کی جائے

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام کو جو معجزات عطا فرمائے گئے تھے ان کی ایک فہرست بنائیں۔

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات: لوہے کو آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر نرم کر دیا گیا تھا۔ خوبصورت آواز عطا کی گئی تھی آپ علیہ السلام کی آواز میں نغمگی اور ایسی مٹھاس تھی کہ شجر و حجر بھی کو متاثر کرتی تھی۔ جب آپ علیہ السلام زبور مقدس کی تلاوت کرتے تو ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے رُک جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہاڑ بھی صبح و شام آپ علیہ السلام کے ساتھ تسبیح کرنے پر مامور تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزات: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ آپ علیہ السلام کو ایسی بادشاہت عطا ہوئی جو آپ علیہ السلام سے پہلے اور بعد میں کسی کو میسر نہ آئی۔ انسانوں کے علاوہ جن اور شیاطین آپ علیہ السلام کے تابع تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے جانوروں و پرندوں کو نا صرف آپ علیہ السلام کا فرماں بردار بنایا بلکہ ان کی بولیاں سمجھنے اور بولنے کی صلاحیت بھی عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو مسخر کر دیا، آپ علیہ السلام ایک ماہ کی مسافت صبح و شام میں طے کر لیا کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ جاری کیا گیا۔

☆ قومِ سبا یمن میں آباد تھی۔ دنیا کے نقشے میں یمن کو تلاش کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

☆ اپنے گھر والوں کی مدد سے دس باتوں پر مشتمل ایک فہرست بنائیں کہ قومِ سبا کے ملک کی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو کیا نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جیسے: زرخیز زمین، سرسبز کھیت و باغات، پھلوں اور سبزیوں کی فراوانی، سونے چاندی کی بہتات، قیمتی پتھر، تجارت کے لیے سازگار ماحول، پختہ مکانات و عمارتیں، پہاڑ، مرد و زن کا کام کرنا، موذی جانوروں اور خون خوار درندوں سے محفوظ شہر، بہترین نظامِ آب پاشی۔

بندے نعمتوں اور آسائشوں کے باوجود اطاعت کا طریقہ اپنائے رکھتے ہیں۔ بارگاہ الٰہی میں ان کی یہ عاجزی ان کی عظمت کو کم نہیں کرتی بلکہ اسے چار چاند لگا دیتی ہے۔ ان کے ذکر کے بعد ایک ایسی بستی کا حال بیان کیا جو خوش حالی کی زندگی بسر کر رہی تھی جن کا آب پاشی کا نظام بڑا ترقی یافتہ تھا۔ ان کا ملک سرسبز و شاداب باغات اور لہلہاتے ہوئے کھیتوں اور ان میں رواں نہروں کے باعث رشکِ فردوس بنا ہوا تھا۔ ان کی تباہی و بربادی کا سبب ناشکری تھا۔ ہمیں اس سورت مبارکہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے شکر گزاری کو اپنانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور تکبر و غرور جیسے شیطانی ہتھکنڈوں سے بچتے ہوئے عاجزی و انکساری کے راستے پر چلنا چاہیے۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- سورۃ سبا ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مدنی مکی (D) آخری مدنی

2- سورۃ سبا کی آیات ہیں:

(A) 30 (B) 33 (C) 48 (D) 54

3- قوم سبا کے نام پر سورۃ ہے:

(A) عاد (B) ھود (C) سبا (D) نبا

4- قوم سبا آباد تھی:

(A) شام میں (B) مصر میں (C) فلسطین میں (D) یمن میں

-7 سورۃ سبا میں حضرت داؤدؑ اور ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ کا ذکر کس طرح کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ سبا میں ہے کہ حضرت داؤدؑ اور ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان سلطنت، بے شمار نعمتیں اور بہت سے معجزے عطا فرمائے تھے۔ یہ انبیاؑ ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور اس کی فرماں برداری کرتے رہے۔

-8 سورۃ سبا میں حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے تذکرے کے بعد قوم سبا کا ذکر کس طرح ہوا؟

جواب: سورۃ سبا میں قوم سبا کا ذکر یوں ہوا ہے کہ انھیں بھی نعمتیں عطا ہوئیں لیکن انھوں نے ناشکری کی روش اختیار کی، جس کی وجہ سے دنیا میں بھی سخت عذاب کا شکار ہوئے اور آخرت کی سزا کے بھی حق دار بنے۔

-9 سورۃ سبا میں حضرت داؤدؑ و حضرت سلیمانؑ کا ذکر اور قوم سبا کے ذکر سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: سورۃ سبا میں حضرت داؤدؑ، سلیمانؑ اور قوم سبا کا ذکر کر کے ہمیں سبق دیا گیا ہے کہ دنیا میں ملنے والے اقتدار یا خوش حالی میں مگن ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول جانا تباہی کو دعوت دینا ہے۔

-10 سورۃ سبا کے آخر میں کیا بیان ہے؟

جواب: سورت سبا کے آخر میں رسالت کا ذکر اور آخرت پر ایمان لانے کا بیان ہے، نیز آخرت میں نافرمانوں کے برے انجام سے بھی ڈرایا گیا ہے۔

-11 سورۃ سبا میں اللہ تعالیٰ کے وسعت علم کو کیسے بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ سبا میں اللہ تعالیٰ کے وسعت علم کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کے ایک ایک ذرہ، اس سے بڑی یا اس سے چھوٹی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

-12 سورۃ سبا میں محنت کے حوالے سے کیا ذکر ہے؟

جواب: سورۃ سبا میں محنت کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ محنت میں عظمت ہے۔ حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھوں سے لوہے کی زرہیں اور

7- قرآن کی عظمت وصداقت کا ذکر

اس سورت میں قرآن مجید کی عظمت وصداقت کا ذکر فرماتے ہوئے اس کی خدمت کرنے والوں کو بشارت دی گئی ہے۔

8- نافرمان قوموں کے انجام سے آگاہی

سورت کے آخر میں مشرک اور اللہ تعالیٰ کی نافرمان قوموں کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

سوال 2: سُوْرَةُ فَاطِرِ کے اہم علمی وعملی نکات بیان کریں۔

جواب: سُوْرَةُ فَاطِرِ کے مطالعہ سے جو علمی وعملی نکات سامنے آتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1- اللہ تعالیٰ جب کسی کو کچھ عطا فرمائے تو کوئی اسے روکنے والا نہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے کچھ روک لیتا ہے تو کوئی اسے دے نہیں سکتا ہے۔ (سورۂ فاطر:2)

2- اللہ تعالیٰ ہمارا رازق ہے۔ ہمیں اس کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ (سورۂ فاطر:3)

3- آخرت کا وعدہ سچا ہے۔ ہمیں ہر وقت چوکنا رہنا چاہیے کہ کہیں دنیا کی زندگی ہمیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ (سورۂ فاطر:5)

4- ہمیں ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے جو ہمیں جہنم میں لے جانا چاہتا ہے۔ (سورۂ فاطر،6)

5- اللہ تعالیٰ توحید کو اختیار کرنے اور نیک اعمال کرنے والوں کو عزت عطا فرماتا ہے جب کہ شرک کرنے اور سازشیں کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرتا ہے۔ (سورۂ فاطر:10)

6- تمام انسان اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ (سورۂ فاطر:15)

7- قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔ ہر ایک کو اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھانا ہوگا۔ (سورۂ فاطر:18)

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ اپنے اردگرد پھیلی ہوئی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں پر غور کیجیے اور ایسی چیزوں کی فہرست بنائیے جو آپ کے لیے بہت حیران کن ہیں اور جنھیں دیکھ کر آپ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا احساس ہوتا ہے۔

جواب: آسمان کا بغیر ستونوں کے کھڑا ہونا، دن اور رات کا بدلنا، رات کے وقت آسمان پر چاند اور ستاروں کا طلوع ہونا، آسمان سے بارش کا برسنا، موسموں کا بدلنا، بیج سے پودے، پھولوں اور پھلوں کا پیدا ہونا، پھولوں سے خوشبو کا پیدا ہونا، سمندروں، دریاؤں میں پانی کا بہنا، انسان کی تخلیق، پرندوں کا اڑنا اور مچھلیوں کا پانی میں تیرنا، ہر جاندار میں محبت و احساس کا جذبہ وغیرہ۔

برائے اساتذہ کرام

☆ انسان کی تخلیق اور اشرف المخلوقات ہونے کی وجوہات طلبہ کو بتائیں۔

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! تجھے اپنے ربّ کریم سے کس چیز نے بہکایا؟ جس (ربّ نے) تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا، جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ (الانفطار: 6 تا 8)

انسانی شکل وصورت، قد و قامت، اعضاء، ان کے درمیان مناسبت اور ان کی خوبیوں پر غور کیا جائے، پھر اس کائنات میں موجود کسی بھی جاندار مخلوق سے اس کا موازنہ کیا جائے تو انسان کے اشرف المخلوقات ہونے اور دیگر مخلوقات میں سب سے افضل و برتر ہونے کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ انسان کے اشرف ہونے کا ایک اہم راز اس کے دیکھنے، سننے کی صلاحیتوں کے ساتھ اس کا صاحب عقل اور فہم و ادراک کا حامل ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دی، نیز اچھے برے کے درمیان تمیز کرنے پھر اپنے ارادہ سے کسی کو اختیار کرنے کی وہ قوت و صلاحیت دی جو کسی دوسری مخلوق کو حاصل نہیں۔ اسی عقل و شعور اور فہم و فراست کے بل بوتے پر اپنی من مانی نہ کرے بلکہ اپنے معبود حقیقی کو معرفت حاصل کرتے ہوئے اسی کی عبادت کرے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے۔

10- اللہ تعالیٰ کا حقیقی ڈر حاصل ہوتا ہے:
(A) جو عبادت گزار ہوتے ہیں (B) جو علم اور آگہی رکھتے ہیں
(C) جو فکر آخرت کرتے ہیں (D) جو مفلس و مسکین ہیں

11- سورۃ فاطر میں کس کی خدمت کرنے والوں کو بشارت دی گئی ہے؟
(A) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (B) بیت اللہ
(C) قرآن مجید (D) علماء

12- سورۃ فاطر کے علمی و عملی نکات میں سے ہے کہ ہمارا رازق ہے:
(A) اللہ تعالیٰ (B) میکائیل علیہ السلام (C) جبریل علیہ السلام (D) اسرافیل علیہ السلام

13- سورۃ فاطر کے مطابق سچا وعدہ ہے:
(A) دنیاوی زندگی کا (B) آخرت کا (C) انبیاء کا (D) اولیاء کا

14- ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے:
(A) یہود (B) نصاریٰ (C) نفس (D) شیطان

15- شیطان ہمیں لے جانا چاہتا ہے:
(A) فرماں برداری میں (B) عبادت گزاری میں (C) کامیابی و کامرانی میں (D) جہنم میں

16- اللہ تعالیٰ کلمہ توحید اختیار کرنے اور نیک اعمال کرنے والوں کو عطا فرماتا ہے:
(A) عزت (B) دولت (C) شہرت (D) حکومت

17- تمام انسان محتاج ہیں:

سُوْرَۃُ یٰسٓ

سوال 1: سُوْرَۃُ یٰسٓ کا مختصر تعارف اور اس کے فضائل تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ یٰسٓ کا تعارف

سُوْرَۃُ یٰسٓ مکی سورت ہے۔ اس میں تراسی (83) آیات اور پانچ (5) رکوع ہیں۔ یٰسٓ حروفِ مقطعات میں سے ہے۔ اس سورت کا آغاز حروف مقطعات میں سے یٰسٓ سے ہوتا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "سُوْرَۃُ یٰسٓ" رکھا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ یٰسٓ کے فضائل

سُوْرَۃُ یٰسٓ بہت فضیلت والی سورت ہے۔ اسے قرآن مجید کا دل قرار دیا گیا ہے۔ درج ذیل احادیث سے سُوْرَۃُ یٰسٓ کی فضیلت کا پتا چلتا ہے:

1- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مرنے والوں کے پاس سُوْرَۃُ یٰسٓ پڑھنے کی ترغیب فرمائی ہے۔

(سنن ابوداؤد، حدیث: 3121)

2- ایک روایت کے مطابق جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سُوْرَۃُ یٰسٓ پڑھتا ہے، اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(صحیح ابن حبان، حدیث: 2574)

3- ایک روایت کے مطابق ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل سُوْرَۃُ یٰسٓ ہے۔ جس نے سُوْرَۃُ یٰسٓ کو پڑھا،

(۳۶) سُوْرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ (۴۱)

سورۂ یٰسٓ مکی ہے (آیات: ۸۳، رکوع: ۵)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا ان میں سورۂ یٰسٓ کا متن شامل نہیں ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i- قرآن مجید کا دل ہے:
(الف) سُوْرَۃُ سَبَاٍ (ب) سُوْرَۃُ یٰسٓ (ج) سُوْرَۃُ صٓ (د) سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ

ii- سُوْرَۃُ یٰسٓ میں بیان ہے:
(الف) ہجرت کا (ب) جہاد کا (ج) حج کا (د) ایمان کا

iii- سُوْرَۃُ یٰسٓ کی آیات کی تعداد ہے:
(الف) اسی (ب) اکیاسی (ج) بیاسی (د) تراسی

iv- ایک مرتبہ سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرنے پر قرآنِ مجید پڑھنے کا اجر ملتا ہے:
(الف) دس قرآنِ مجید کا (ب) بیس قرآنِ مجید کا (ج) تیس قرآنِ مجید کا (د) چالیس قرآنِ مجید کا

v- مویشیوں کے فائدے ہیں:

ہے۔ اگر وہ ایسے ہی بضد ہیں تو پھر کیوں کسب معاش میں وہ کسی ضابطے اور قانون کی پابندی کو ضروری سمجھتے ہیں۔ دولت کے لالچ میں تمام حدود کو روندتے چلے جاتے ہیں۔ انھیں بھلا ایسی بات کرنے کا کیسے حق پہنچتا ہے؟ ان کے دلوں میں اپنی دولت کی اتنی محبت ہے کہ وہ اس سے بچھڑنا نہیں چاہتے اور کسی محروم کی محرومی پر انھیں ذرا ترس نہیں آتا۔ کسی یتیم اور بیوہ کی حالت زار کو دیکھ کر ان کے دل میں رحم کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا۔

دوسری خاص بات جو اس سورہ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے کہ تمام علوم و معارف جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے گئے ہیں ان کا ماخذ قرآن ہے۔ رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دنیا میں کوئی شخصیت ایسی نہیں ہے جس کی ہر بات تسلیم کی جا سکتی ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ائمہ و محدثین نے بھی ہدایت کے اسی چشمہ سے فیض پایا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور خاص ساری انسانیت کے لیے ''معلم'' بنا کر بھیجا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سارا دین سیکھا۔ لہٰذا ہمیں بھی قرآن و حدیث سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔

☆ **سُوْرَۃُ یٰسٓ میں مذکورہ دین کے سچے داعی کا واقعہ طلبہ کو سنائیں۔**

جواب: اللہ تعالیٰ نے دو رسولوں کو ایک شہر والوں کی طرف مبعوث فرمایا جنھوں نے شہر والوں کو توحید و رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی لیکن ان کی دعوت سن کر شہر والوں نے انھیں جھٹلایا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک تیسرے رسول کو پہلے دونوں کی مدد کے لیے بھیجا۔ اب ان تینوں رسولوں نے قوم سے ارشاد فرمایا کہ ہم تمھاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، لیکن قوم نے اس بات کو تسلیم کرنے کے بجائے وہی اعتراض کیا جو اکثر و بیشتر اُمتوں نے اپنے رسولوں پر کیا تھا اور وہ اعتراض یہ تھا کہ تم تو ہمارے جیسے انسان ہو، لہٰذا تم کیسے اللہ تعالیٰ کے رسول ہو سکتے ہو؟ یعنی اُن کافروں کے اعتقاد کے مطابق رسول انسانوں میں سے نہیں بلکہ فرشتوں میں سے ہونا چاہیے تھا اور یہ چونکہ انسان تھے اس لیے ان کے نزدیک رسول نہیں ہو سکتے تھے۔ اس کے ساتھ کافروں نے یہ بھی کہا کہ خدائے رحمٰن عزوجل نے کچھ بھی نازل نہیں کیا یعنی وحی کے نزول کا دعویٰ غلط ہے اور تم جھوٹے ہو جو ہمارے سامنے رسالت کا دعویٰ کر رہے ہو۔ اُن رسولوں نے سخت الفاظ کا جواب سختی کے

11- سُوْرَۃُ یٰسٓ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر قرار دیا گیا ہے:
(A) سابقہ اقوام پر عذاب الٰہی کو (B) نیک لوگوں کی کامیابی کو
(C) سورج، چاند، ستاروں کو (D) جنگلات، پہاڑ، سمندر کو

12- سُوْرَۃُ یٰسٓ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے:
(A) فصلوں کا پکنا (B) زمین کا سرسبز ہونا
(C) سمندر کی مخلوقات کو پالنا (D) سورج کا مقرر راستے پر چلنا

13- سورج کا مقرر راستے پر چلنا اور چاند کا منزلیں طے کرنا اس سے ہم اندازہ لگاتے ہیں:
(A) تاریخ اور دنوں کا (B) رات اور دن کا (C) سفر کی سمت کا (D) منزل کے فاصلے کا

14- سُوْرَۃُ یٰسٓ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کیا جائے گا:
(A) شہیدوں کو (B) نمازیوں کو
(C) دیانت دار تاجروں کو (D) آخرت میں کامیاب ہونے والوں کو

15- قرآن مجید ایک واضح نصیحت ہے تا کہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کے ذریعے:
(A) نیکوکاروں کو کامیاب کروائیں (B) منکرین کو عذاب دلوائیں
(C) لوگوں کو خبردار کریں (D) لوگوں کو جہاد کے لیے تیار کریں

16- سُوْرَۃُ یٰسٓ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہیں:
(A) مویشی (B) باغات (C) صحرا (D) جنگلات

سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ

سوال 1: **سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت** کا مختصر تعارف اور مضامین تحریر کریں۔

جواب: **سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت کا تعارف**

سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت مکی سورت ہے۔اس سورت میں پانچ (5) رکوع اور ایک سو بیاسی (182) آیات ہیں۔صافات کا معنٰی ہے صف باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتے، اس سورت کا آغاز اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے مختلف اوصاف بیان فرما کر کیا ہے اس لیے اس کا نام "سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت" رکھا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت میں توحید، رسالت اور قیامت کو زیر بحث لایا گیا ہے اور مشرکین کے غلط عقائد کا رد کیا گیا ہے۔سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت کو پڑھ کر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ جن قوموں نے رسولوں کی تکذیب کی اللہ تعالیٰ نے ان کو مٹا دیا۔فلاح صرف رسولوں اور ان کی پیروی کرنے والوں کو حاصل ہوئی۔

سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت کے مضامین

1- عقیدۂ ملائکہ کی وضاحت

سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ میں مشرکین کے اس عقیدے کو غلط قرار دیا گیا ہے جس کی رو سے وہ کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔یہی وجہ ہے کہ سورت کا آغاز فرشتوں کے اوصاف سے کیا گیا ہے۔

2- آخرت کا بیان

(۳۷) سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۵٦)

سورۃ الصّٰفّٰتِ مکی ہے (آیات: ۱۸۲، رکوع ۵)

نوٹ: بامحاورہ ترجمہ والی آیات جن کا امتحان لیا جائے گا اُن میں سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کا متن شامل نہیں ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i- سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کے شروع میں اوصاف بیان کیے گئے ہیں:

(الف) مجاہدین کے (ب) جنات کے (ج) فرشتوں کے (د) اہلِ ایمان کے

ii- حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی تھے:

(الف) حضرت زکریا علیہ السلام (ب) حضرت یحییٰ علیہ السلام (ج) حضرت یعقوب علیہ السلام (د) حضرت اسحاق علیہ السلام

iii- سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ میں تفصیلی تذکرہ ہے:

(الف) حضرت یوسف علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ج) حضرت زکریا علیہ السلام (د) حضرت یحییٰ علیہ السلام

iv- مشرکینِ مکہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے:

(الف) جادوگرنیوں کو (ب) نیک عورتوں کو (ج) جنات کو (د) فرشتوں کو

v- سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کی روشنی میں جن لوگوں سے دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا سبب ہیں:

حضرت الیاس علیہ السلام: آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ قرآن مجید میں آپ علیہ السلام کو صالح کہا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام کی قوم بعل نامی بت کی پوجا کرتی تھی۔ بعل سونے کا بنا ہوا تھا۔ اس بت میں سے شیطان کی آواز آتی تھی جو لوگوں کو بت پرستی اور شرک کا حکم دیتا تھا۔ آپ علیہ السلام نے شرک سے بچنے اور توحید کو اپنانے کی تبلیغ کی۔

برائے اساتذہ کرام

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم پر سرِ تسلیم خم کرنے کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ طلبہ کو سنائیں۔

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسلسل تین راتیں اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کا خواب دیکھا۔ آپ علیہ السلام اس حکمِ ربی پر عمل کرنے کے لیے آمادہ ہو گئے لیکن یہ معاملہ صرف آپ علیہ السلام کی ذات سے وابستہ نہ تھا بلکہ اس امتحان کا دوسرا جز "بیٹا" تھا جس کو قربان کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو حکمِ الٰہی سنایا تو بیٹے نے باپ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ بیٹے نے فرمایا آپ حکمِ الٰہی کے سامنے مجھے صابر ہی پائیں گے۔ بیٹے کی طرف سے مثبت جواب پا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کرنے کے لیے جنگل کی طرف چل پڑے۔ راستے میں شیطان نے باپ بیٹے کو اور گھر میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو تین مرتبہ بہکانے کی جدوجہد کی لیکن ہر بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے سات کنکریاں مار کر بھگا دیا اور شیطان کی یہ کوشش بے فائدہ ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس عمل کو مناسکِ حج میں داخل فرما دیا۔ بالآخر دونوں باپ بیٹا عظیم بے مثل قربانی دینے کے لیے منیٰ کی قربان گاہ میں پہنچے۔ باپ نے بیٹے کی مرضی پا کر ہاتھ اور پاؤں کو مضبوطی سے باندھا اور بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا کر چھری گردن پر چلانی شروع کی لیکن چھری نے اپنا کام نہ کیا۔

وحی نازل ہوئی: "اے ابراہیم (علیہ السلام)! تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا۔ بے شک یہ کٹھن امتحان تھا۔ اب لڑکے کو چھوڑ کر اپنے قریب کھڑے مینڈھے کو ذبح کرو۔" بے شک ہم نیکوکاروں کا امتحان لیا کرتے ہیں۔

-2 سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کی آیات ہیں:

(A) 113 (B) 135 (C) 169 (D) 182

-3 الصّٰفّٰتِ کا معنٰی ہے:

(A) صف باندھ کر کھڑے ہونے والے فرشتے (B) صف باندھ کر کھڑے ہونے والے مجاہدین

(C) صف باندھ کر کھڑے ہونے والے نمازی (D) صف باندھ کر کھڑے ہونے والے لشکر

-4 سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے اوصاف بیان فرمائے ہیں:

(A) انبیاء کے (B) مجاہدین کے (C) فرشتوں کے (D) اولیاء کے

-5 توحید، رسالت، آخرت کا بیان اور مشرکین کے غلط عقائد کا رد مرکزی مضمون ہے:

(A) سورۃ الناس (B) سورۃ الفلق (C) سورۃ الاخلاص (D) سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ

-6 مشرکین کہتے تھے کہ فرشتے ہیں:

(A) اللہ تعالیٰ کے بیٹے (B) اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں (C) اللہ تعالیٰ کے مددگار (D) اللہ تعالیٰ کے غلام

-7 سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ میں تفصیل سے ذکر آیا ہے:

(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا (B) حضرت نوح علیہ السلام کا (C) حضرت لوط علیہ السلام کا (D) حضرت الیاس علیہ السلام کا

-8 اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم دیا:

(A) حضرت اسحاق علیہ السلام کو (B) حضرت اسماعیل علیہ السلام کو (C) سو اُونٹ (D) سو بکریاں

8- سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کس حوالے سے تفصیل سے ذکر ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ قدرے تفصیل سے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کا جو حکم دیا تھا اور انھوں نے قربانی کے جس جذبے سے اس حکم کی تعمیل کی تھی، اس کا ذکر تفصیل سے اس سورت میں کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کا بھی ذکر آیا ہے۔

9- سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کے آخر میں کن کے اصل مقام کا بیان ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کے آخر میں جنات اور فرشتوں کے اصل مقام کا بیان ہے۔

10- سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کے اختتام پر کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کے اختتام پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غالب آنے کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔

11- سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ میں فرشتوں کا کیا مقام بیان ہوا ہے؟

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہیں اور ہمیشہ اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

12- کافر سردار اور ان کے پیروکار قیامت کے دن آپس میں کیوں جھگڑیں گے؟

جواب: کافر سردار اور ان کی پیروی کرنے والے قیامت کے دن آپس میں جھگڑیں گے اور اپنی گمراہی کا الزام ایک دوسرے پر لگائیں گے۔

13- سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ کے مطابق بُرے لوگوں کی دوستیوں سے کیوں بچنا چاہیے؟

جواب: بُرے لوگوں سے دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا ذریعہ ہیں، اس لیے ہمیں بُرے لوگوں کی دوستی سے بچنا چاہیے۔

کے آگے جھکنے سے جو تکبر تمھیں مانع ہو رہا ہے، وہی تکبر آدم علیہ السلام کے آگے جھکنے سے ابلیس کو بھی مانع ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جو مرتبہ آدم علیہ السلام کو دیا تھا اُس پر ابلیس نے حسد کیا اور حکم الٰہی کے مقابلے میں سرکشی اختیار کر کے لعنت کا مستحق ہوا۔ اسی طرح جو مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیا ہے اس پر تم حسد کر رہے ہو اور اس بات کے لیے تیار نہیں ہو کہ جسے اللہ تعالیٰ نے رسول مقرر کیا ہے اس کی اطاعت کرو، اس لیے جو انجام ابلیس کا ہونا ہے وہی آخر کار تمھارا بھی ہونا ہے۔

سوال 2: سُوْرَۃُ صٓ کے اہم علمی و عملی نکات بیان کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ صٓ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1- قرآن مجید سراسر نصیحت ہے، جب کہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ (سورۂ صٓ: 1-2)

2- اللہ تعالیٰ کی راہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (سورۂ صٓ: 4)

3- انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کو جھٹلانے والوں کا دنیا اور آخرت میں بُرا انجام ہوتا ہے۔ (سورۂ صٓ: 12-14)

4- اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں کسی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ ہمیں بھی اپنے مقصد زندگی یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ (سورۂ صٓ: 27)

5- قرآن مجید کو سمجھنے کے دو درجے ہیں۔ ایک تدبُّر یعنی قرآن مجید کی آیات پر گہرا غور و فکر کرنا اور دوسرا تذکُّر یعنی قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنا۔ (سورۂ صٓ: 29)

6- ہمیں مشکلات اور بیماریوں میں اللہ تعالیٰ کو ہی پکارنا چاہیے۔ وہی مشکلات کو دور فرمانے والا اور شفا عطا فرمانے والا ہے۔ (سورۂ صٓ: 41-44)

7- اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں جنت میں ہوں گی۔ (سورۂ صٓ: 52)

8- قیامت کے دن دین سے غافل رہنما اور ان کے پیروکار جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کے لیے زیادہ

سرگرمیاں برائے طلبہ

i- حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے۔ ان کی مبارک زندگی کے حوالے سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔

جواب: حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور ان کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کے خاندان سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا تھا۔ مال و اولاد کی کثرت، بے شمار مویشی، کھیت اور باغ وغیرہ کے آپ علیہ السلام مالک تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو آزمائش و امتحان میں ڈالا تو آپ علیہ السلام کا مکان گر پڑا اور آپ علیہ السلام کے تمام فرزندان اس کے نیچے دب کر فوت ہو گئے اور تمام جانور جس میں سیکڑوں اونٹ اور ہزارہا بکریاں تھیں، سب مر گئے۔ تمام کھیتیاں اور باغات بھی برباد ہو گئے۔ غرض آپ علیہ السلام کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا۔

آپ علیہ السلام کو جب ان چیزوں کے ہلاک و برباد ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ علیہ السلام حمد الٰہی کرتے اور شکر بجالاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا کیا تھا اور کیا ہے جس کا تھا اس نے لے لیا۔ جب تک اس نے مجھے دے رکھا تھا میرے پاس تھا، اس نے چاہا لے لیا۔ اب آپ کی جسمانی بیماری کے ساتھ آزمائش شروع ہو گئی۔ آپ علیہ السلام آزمائش میں پورے اترے اور امتحان میں کامیاب ہو گئے تو آپ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور ارحم الراحمین نے حکم فرمایا کہ اے ایوب علیہ السلام! اپنا پاؤں زمین پر مارو۔ آپ علیہ السلام نے زمین پر پاؤں مارا تو فوراً ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ حکم الٰہی ہوا کہ اس پانی سے غسل کرو، چنانچہ آپ علیہ السلام نے غسل کیا تو آپ علیہ السلام کے بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں۔ آپ علیہ السلام چالیس قدم دور چلے تو دوبارہ زمین پر قدم مارنے کا حکم ہوا اور آپ علیہ السلام کے قدم مارتے ہی پھر ایک دوسرا چشمہ نمودار ہو گیا جس کا پانی بے حد ٹھنڈا، بہت شیریں اور نہایت لذیذ تھا۔ آپ علیہ السلام نے وہ پانی پیا تو آپ علیہ السلام کو اعلیٰ درجے کی صحت حاصل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی تمام اولاد کو دوبارہ زندہ فرما دیا اور آپ علیہ السلام کی بیوی کو دوبارہ جوانی بخشی اور ان کے کثیر اولاد ہوئی، پھر آپ علیہ السلام کا تمام ہلاک شدہ مال و مویشی اور اسباب و سامان بھی آپ علیہ السلام کو مل گیا بلکہ پہلے جس قدر مال و دولت کا خزانہ تھا اس سے کہیں زیادہ مل گیا۔

ii- تحقیق کر کے بتائیے کہ شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لیے کس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے؟

جواب: **شیطانی ہتھکنڈے:** شیطان، الحادی افکار و نظریات کی ترویج کرتا ہے، اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ انسان کو

3- قریش کے سردار ایک وفد لے کر آئے:

(A) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس (B) جناب ابو طالب کے پاس

(C) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (D) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

4- قریش کے وفد نے جناب ابو طالب سے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ان کے دین پر عمل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں اگر:

(A) وہ بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ دیں (B) وہ بتوں کی پوجا کریں

(C) وہ دعوت والا کام چھوڑ دیں (D) وہ مکہ سے باہر تبلیغ کریں

5- قریش کے وفد کے تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے:

(A) بتوں کی توہین سن کر (B) محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعوت سن کر

(C) قرآنی آیات سن کر (D) کلمہ توحید سن کر

6- قریش کے وفد کی حضرت ابو طالب سے ملاقات کے بعد آیات نازل ہوئیں:

(A) سورۃ الصّٰفّٰت کی (B) سورۃ صٓ کی (C) سورۃ یٰسٓ کی (D) سورۃ طٰہٰ کی

7- عقیدۂ رسالت کا بیان مرکزی مضمون ہے:

(A) سورۃ صٓ کا (B) سورۃ مریم کا (C) سورۃ الحج کا (D) سورۃ الکوثر کا

8- سُوْرَۃُ صٓ میں خاص طور پر ذکر ہے:

(A) حضرت نوح علیہ السلام کا (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

(C) حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام کا (D) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

بڑی عجیب بات ہے۔

6- سُوْرَۃُ صٓ کے مضامین کے حوالے سے چند جملے لکھیں۔

جواب: سُوْرَۃُ صٓ میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ﷺ کی دعوت پر مشرکینِ مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام جھٹلانے والوں قوموں کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

7- سُوْرَۃُ صٓ کے اختتام پر کن انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات خاص طور پر قابل ذکر ہیں؟

جواب: سُوْرَۃُ صٓ کے اختتام پر مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہے، جن میں حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں۔

8- پاؤں سے چشمہ جاری کرنے کا معجزہ سُوْرَۃُ صٓ میں کس نبی کا ذکر ہوا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ صٓ میں حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں مارنے سے چشمۂ شفا جاری کرنے جیسے معجزہ کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

9- سُوْرَۃُ صٓ کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر کس طرح آیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ صٓ کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے شیطان لعنت کا حق دار بنا۔ وہ انسان کا ابدی دشمن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں کے سامنے وہ بے بس رہے گا۔

10- سُوْرَۃُ صٓ کی آیات 2,1 میں قرآن مجید کے حوالے سے کیا کہا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید سراسر نصیحت ہے، جب کہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔

11- سُوْرَۃُ صٓ کی آیت نمبر 4 سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ صٓ کی آیت نمبر 4 میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

سوال 2: سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ کے علمی و عملی نکات بیان کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

1- جس چیز سے ڈرایا جائے اس سے منہ موڑ لینا کفار کا شیوہ ہے۔ (سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:2)

2- اللہ تعالیٰ کے سوا لوگ جن معبودوں کو پکارتے ہیں اور پوجا کرتے ہیں، وہ نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جواب دے سکتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:5)

3- قیامت کے دن مشرکین کے بنائے گئے جھوٹے معبود ان کے دشمن ہوں گے۔ ((سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:6)

4- متکبر نعمت ایمان اور ہدایت سے محروم رہتا ہے۔ ((سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:10)

5- قرآن مجید ظالموں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خبردار کرتا ہے اور نیک لوگوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی خوش خبری دیتا ہے۔ ((سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:12-14)

6- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ((سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:15)

7- والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی صاحبِ ایمان اور نیک اولاد کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ ((سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:16)

8- اللہ تعالیٰ آخرت میں کافروں کی نیکیاں قبول نہیں فرمائے گا۔ ان کی نیکیوں کا بدلہ انھیں دنیا ہی میں مل جاتا ہے۔ ((سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:20)

9- جب جنات نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ﷺ سے قرآن سنا تو نہ صرف وہ ایمان لے آئے بلکہ انھوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر انھیں بھی ایمان لانے کی دعوت دی۔ ((سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ:31)

10- آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت دیکھ کر لوگوں کو ایسا محسوس ہوگا کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد کو نیک بنا دے۔

☆ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ (سورۃ الاحقاف:15)

ترجمہ: بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

ذخیرۂ الفاظ

الفاظ	معنٰی	الفاظ	معنٰی
وَصَّیْنَا	ہم نے حکم فرمایا	اِحْسٰنًا	نیک سلوک
حَمَلَتْهُ	اٹھائے رکھا	اُمُّهٗ	اس کی ماں نے
كُرْهًا	تکلیف سے	وَضَعَتْهُ	اسے جنا
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا	تیس مہینے	بَلَغَ	وہ پہنچ گیا
اَرْبَعِیْنَ سَنَةً	چالیس سال	اَوْزِعْنِیْٓ	مجھے توفیق دے

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i- احقاف کا معنی ہے:

(الف) آبشاریں (ب) جنگلات (ج) ریت کے ٹیلے (د) پہاڑ

ii- قومِ عاد کا ذکر قرآن مجید میں دیگر مقامات پر بھی موجود ہے، اس قوم کے بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔ گوگل میپ کے ذریعے قوم عاد کے مسکن کی نشان دہی کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

i- جنات کا جو واقعہ سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ میں مذکور ہے اس کا تفصیلی مطالعہ کر کے طلبہ کو بتائیں۔

جواب: عملی کام۔

ii- طلبہ کو اعمال صالحہ کی اہمیت کے بارے میں آگاہی دیں۔

جواب: عملی کام۔

iii- ظلم و زیادتی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ اس حوالے سے طلبہ کی تربیت کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

iv- والدین کے حقوق سے طلبہ کو آگاہ کیجیے اور انھیں والدین کا حق ادا کرنے کی ترغیب دیجیے۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- سورۃ الاحقاف ہے:

(A) مدنی (B) مکی (C) مکی مدنی (D) آخری مکی

4- **سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ کب نازل ہوئی؟**

جواب: سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ اس وقت نازل ہوئی جب جنات کی ایک جماعت نے حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قرآن مجید سنا تھا۔

5- **جنات کی جماعت نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قرآن کب اور کیسے سنا؟**

جواب: جنات کی جماعت نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اُس وقت قرآن مجید سنا جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے اور نخلہ کے مقام پر فجر کی نماز میں قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

6- **سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ کے ابتدائی مضامین کیا ہیں؟**

جواب: سورۃ الاحقاف کے شروع میں شرک کی مذمت کی گئی ہے، پھر قرآن مجید، رسالت اور آخرت پر مشرکین کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں۔

7- **سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ میں والدین کے ساتھ کس بات کی تلقین کی ہے؟**

جواب: سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ میں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ ماں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ وہ اپنی اولاد کے لیے بہت سی مشقتیں برداشت کرتی ہے۔

8- **سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ میں اولاد کی خوبی وخامی کو کس طرح بیان کیا ہے؟**

جواب: اولاد کے شکر گزار ہونے اور قناعت والی زندگی گزارنے کو ان کی بہترین خوبی کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جو لوگ اپنے والدین سے بُرا سلوک کرتے ہیں ان کے بُرے انجام سے بھی خبردار کیا گیا ہے۔

9- **قوم عاد کے بارے مختصراً لکھیں۔**

جواب: قومِ عاد جزیرۂ عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب آباد تھی۔ انھیں اپنی جسمانی طاقت پر بہت گھمنڈ تھا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اس قوم کو اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بننے کی دعوت دی لیکن انھوں نے انکار کیا، پھر یہ قوم اپنی جسمانی طاقت اور غرور کے ساتھ ہلاکت کا شکار ہوگئی۔

10- **سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ کے آخر میں کیا بیان ہوا ہے؟**

جواب: سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ کے آخر میں جنات کا حضرت محمد رَسُولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قرآن سن کر ایمان لانے کا واقعہ ہے اور

قرآن مجید

تے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور
ل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی
لو رموزِ اوقافِ قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت

ضاحت
یں۔ یہ حقیقت میں گول ت ہے جو بصورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقف تام تی، چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے اس کو آیت کہتے ہیں۔
ہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اُردو میں ں میں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے، تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرانہ کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔
وتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔
ہے۔
ں اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ "ص" پر ملا کر

ے بارے میں

ا گر کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے
میں شامل کرنا خوش آئند ہے۔ زیرِ نظر کتاب
س جملہ نصابی مباحث کا جامع حل پیش کیا گیا
ب حصہ ہی جائزے (امتحان) کے لیے منتخب کیا
ہے۔ سوالیہ پرچے میں سوال نمبر 2 جزوی طور
۔ ان سوالات کے جائزے (امتحان) کے لیے

محکمہ تعلیم کی طرف سے جاری کردہ ہدایات اور
کتاب کے تمام مباحث ماڈل پیپر کی روشنی میں
صرف انھی آیات کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ دیا گیا
ح یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود اپنے اندر اس
وکما حقہ پورا کرتی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ
ان دار کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ امید ہے کہ
ہوگی۔

ادارہ